موبائل سے متعلق عام درپیش مسائل کے فقہی جوابات

موبائل کے مسائل

جمع و ترتیب

مفتی محمد اسماعیل صاحب صابر پالنپوری

مدرس دار العلوم رامپورہ سورت

پسند فرمودہ

مولانا مفتی محمد احمد خانپوری صاحب

مولانا مفتی محمد سلمان منصورپوری

موبائل کے مسائل

مرتب

مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب برہانپوری

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

Pdf by: Shahid Jamal

نام کتاب : موبائل کے مسائل

: مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب برہانپوری

صفحات : ۸۰

اشاعت : سنہ ۲۰۰۷ء

تعداد : ۱۱۰۰

ناشر : کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

طباعت : بی کے آفسیٹ پریس دیوبند

ملنے کے پتے

دیوبند کے تمام کتب خانے

دکن ٹریڈرس مغلپورہ حیدرآباد

القرآن پبلیکیشنز سری نگر کشمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مضامین

صفحات

مضامین	صفحات
تقریظ:۔حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب دامت برکاتہم	۷
تقریظ:۔حضرت مفتی سلمان منصور پوری صاحب دامت برکاتہم	۹
خطبۂ الحاقیہ	۱۱
موبائل خریدنا	۱۴
میوزک والے موبائل کی خرید وفروخت	۱۵
کیمرے والا موبائل خریدنا	۱۵
کیمرے والا موبائل رکھنا	۱۶
خواص کے لئے کیمرے والے موبائل کا استعمال	۱۷
موبائل کی خرید وفروخت اور ریپیرنگ کا حکم	۱۷
کیمرے والے موبائل کی ریپیرنگ کا حکم	۱۷
موبائل کو وقت مقررہ سے زائد استعمال کرنا	۱۸
موبائل میں ڈاؤن لوڈنگ کا حکم	۱۸
موبائل میں باتصویر گیم کا ڈاؤن لوڈ کرنا	۱۹
موبائل کی ٹون میں گانے وغیرہ بھرنا	۲۰
موبائل کی جوابی رنگ ٹون میں گانا فٹ کرنا	۲۰
موبائل کی رنگ ٹون یا جوابی رنگ ٹون میں چڑیا وغیرہ کی آواز رکھنا	۲۱
موبائل کی جوابی رنگ ٹون میں عورت کی آواز رکھنا	۲۲
موبائل میں گھنٹی کی جگہ اذان یا قرآنی آیات وغیرہ فٹ کرنا	۲۲
موبائل اور گھڑیوں میں نماز کیلئے الارم کی جگہ اذان فٹ کرنا	۲۶
موبائل اور گھڑیوں میں غیر نماز کیلئے الارم کی جگہ اذان فٹ کرنا	۲۷

موبائل میں سلام یا نعت شریف کو میوزک کی آواز میں فٹ کرنا ۲۷

موبائل کی ٹون یا جوابی رنگ ٹون میں السلام علیکم رکھنا ۲۸

موبائل میں رنگ ٹون کس طرح کی رکھنا چاہئے ۲۹

سادی رنگ ٹون رکھنا ۲۹

موبائل کے ریچارج میں غلطی ہونا ۲۹

غلطی سے کسی کا ریچارج اپنے موبائل میں چلے آنا ۳۰

محلہ والوں کا مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنا ۳۰

معتکف کا مسجد میں موبائل چارج کرنا ۳۰

مسافر کا مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنا ۳۱

ایرپورٹ وغیرہ پر موبائل چارج کرنا ۳۱

موبائل پر فلم دیکھنا ۳۲

موبائل پر کرکٹ میچ دیکھنا ۳۲

موبائل پر گیم کھیلنا ۳۳

موبائل سے گانا سننا ۳۳

موبائل سے دینی بیانات وغیرہ سننا ۳۳

موبائل پر نعت یا اشعار سننا ۳۴

بذریعہ موبائل قوالی سننا ۳۴

قرض خواہ کے تقاضے سے بچنے کیلئے موبائل کو خاص طریقہ سے بند کرنا ۳۴

موبائل پر مس کال کرنا ۳۵

موبائل میں کال ویٹنگ سسٹم کرنا ۳۶

موبائل کے ذریعہ گھنٹی بجا کر پریشان کرنا ۳۶

موبائل کی گھنٹی بجنے پر اٹھا کر بات نہ کرنا ۳۷

موبائل پر ہیلو سے گفتگو کا آغاز	۳۷
فون اٹھاتے وقت کیا لفظ استعمال کیا جائے	۳۷
بار بار موبائل فون آنے پر بار بار سلام کرنا	۳۸
موبائل رکھتے وقت سلام کرنا	۳۹
موبائل پر کس وقت بات کرنا چاہئے	۳۹
موبائل پر مخاطب سے لمبی بات کرنا	۳۹
موبائل پر بیجا بات کرنا	۴۰
موبائل کے ذریعہ قبرستان میں بات چیت کرنا	۴۰
موبائل کے ذریعہ بیت الخلاء میں بات کرنا	۴۱
مدرس یا ٹیچر کا مدرسہ یا اسکول کے وقت میں موبائل پر بات کرنا	۴۱
مدرسہ کے طلباء کا موبائل استعمال کرنا	۴۲
کنواری لڑکی کا موبائل استعمال کرنا	۴۳
موبائل کے ذریعہ دوستی گانٹھنا	۴۳
اجنبی لڑکے، لڑکی کا میسج کے ذریعہ گفتگو کرنا	۴۴
موبائل پر اجنبی عورت سے گفتگو کرنا	۴۴
موبائل میں بلا اجازت گفتگو ٹیپ کرنا	۴۵
موبائل کے وال پیپر پر اللہ یا قرآن یا کلمہ شریفہ رکھنا	۴۵
موبائل کی اسکرین پر جاندار یا کسی عورت کی تصویر رکھنا	۴۶
موبائل میں کسی شخص کی تصویر فٹ کرنا	۴۶
موبائل کے ذریعہ تصویر کشی	۴۷
موبائل کے ذریعہ جاندار تصویری میسج بھیجنا	۴۷
موبائل کے ذریعہ غیر جاندار تصویری میسج بھیجنا	۴۸

موبائل کے ذریعہ فلم یا گانا بھیجنا	۴۸
موبائل میں قرآن کریم اور احادیث شریفہ وغیرہ محفوظ کرنا	۴۸
اسکرین پر لفظ اللہ یا آیت یا حدیث یا کلمہ لکھے ہوئے موبائل کو لیکر بیت الخلاء میں جانا	۴۹
قرآن کریم والے موبائل کو بلا وضوء چھونا	۴۹
اسکرین پر قرآنی آیت کو بلا وضو چھونا	۵۰
موبائل میں قرآن بلا وضوء لکھنا	۵۰
موبائل کی اسکرین پر اللہ اور رسول کا نام لکھنا	۵۰
مسجد میں موبائل کو کھلا رکھ کر آنا	۵۱
مسجد میں موبائل بند رکھنے کا اعلان لگانا	۵۱
نماز سے قبل موبائل بند کرنے کا اعلان کرنا	۵۲
موبائل پر مسجد میں دنیوی بات کرنا	۵۲
موبائل پر مسجد میں دینی بات کرنا	۵۳
موبائل کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنا	۵۳
تصویر والا موبائل سامنے رکھ کر نماز پڑھنا	۵۳
اسکرین پر جاندار کی تصویر والے موبائل کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا	۵۴
شیطانی آوازیں	۵۴
وائب ریٹ پر رکھ کر نماز پڑھنا	۵۸
موبائل کی سوئچ چالو رکھ کر نماز میں شامل ہونا	۵۹
دورانِ نماز موبائل فون بجنا	۶۵
دورانِ نماز موبائل بار بار بجنا	۶۶
عمل قلیل اور عمل کثیر کی تعریف	۶۶

ایک رکن یا پوری نماز میں تین بار فون بند کرنا ۶۷
نماز کے دوران جیب میں رہتے ہوئے موبائل کو بند کرنا ۶۷
نماز کے دوران جیب سے نکال کر موبائل بند کرنا ۶۷
نماز توڑ کر موبائل فون بند کرنا ۶۸
نمازی کا بجتا ہوا موبائل بلا اجازت بند کرنا ۶۸
موبائل پر آیت سجدہ سننا ۶۹
موبائل میں محفوظ قرآن کی آیت سجدہ سننا ۶۹
موبائل کے ذریعہ چاند کی گواہی ۷۰
معتکف کا موبائل کے ذریعہ تجارتی معاملہ کرنا ۷۰
موبائل حوائج اصلیہ میں ہے یا نہیں؟ ۷۱
زیادہ قیمت والے موبائل سے آدمی کا صاحب نصاب ہونا ۷۱
حالت طواف وسعی کے درمیان موبائل پر بات چیت کرنا ۷۲
موبائل پر نکاح ۷۲
موبائل کے ذریعہ طلاق ۷۳
SMS کے ذریعہ طلاق دینا ۷۳
موبائل کے ذریعہ خرید وفروخت ۷۴
موبائل کمپنیوں کا اشتہار کرنے والی SMS کمپنی کے کاروبار میں شرکت کا شرعی حکم ۷۴
شخصیات ۷۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب دامت برکاتہم

صدر مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل سملک گجرات

وخلیفہ اجل مفتی اعظم حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ

دورِ حاضر میں سائنسی ایجادات کا سلسلہ غیر منقطع طور پر جاری ہے۔ انسانی ضروریات کی تکمیل کے لئے سائنس برابر ایسی چیزیں ایجاد کرتی رہتی ہے، جن کے ذریعہ انسانوں کو زیادہ سے زیادہ سہولت وراحت پہنچے، پھر تجارت پیشہ کمپنیاں ان ہی جدید مصنوعات کو مختلف انداز میں پیش کرنے کے لئے ایک دوسرے سے مسابقت کررہی ہیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ مادّی ومالی منافع حاصل ہوں، ایسی ہی ایک سائنسی ایجاد فون نے اب موبائل کی شکل اختیار کرکے جو تہلکہ مچایا ہے، وہ ظاہر وباہر ہے، ہر سائنسی ایجاد کی طرح یہ بھی ایک ضرورت کی تکمیل کا آلہ ہے۔ لیکن انسان کا مجرمانہ اور عیاش ذہن یہاں بھی اپنے لئے راہیں پیدا کرتا ہے، موبائل کے سلسلہ میں دن بدن جو ترقی ہورہی ہے، اس کے نتیجہ میں دین پسند طبائع کے لئے اس کے استعمال کی راہ میں بہت ساری مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا کردی ہیں، جن کا حل اربابِ افتاء سے لوگ حاصل کرتے رہتے ہیں، اور بہت سے اللہ کے مخلص بندے اس کو دوسروں کے فائدہ کے لئے شائع کرنے کا بھی اہتمام کرتے ہیں، اسی نوع کی ایک بابرکت سعی محبّ مولانا اسماعیل برہانپوری "زیدہ مجدہم" (مدرّس دار العلوم رامپورہ۔ سورت، اور امام حافظ بہادر مسجد۔ سورت) نے بھی فرمائی ہے، چنانچہ موبائل کے متعلق بہت سے سوالات کا حل انہوں نے مفتیانِ کرام اور اس موضوع پر لکھی گئیں کتابوں سے حاصل کیا، اور اب اس کو ترتیب دے کر شائع بھی فرمارہے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو حسن قبول عطا فرماکر پڑھنے والوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے، اور عمل کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

فقط

۱۶/ ربیع الآخر ۱۴۲۸ھ

املاہ: احمد خانپوری

تقریظ

حضرت مفتی سلمان منصور پوری صاحب دامت برکاتہم

صدرِ مفتی جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی، مراد آباد، یوپی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم : امابعد!

''موبائل'' آج کل جزو زندگی بن گیا ہے، اس میں جہاں بہت سے فوائد ہیں، وہیں اس کے اندر ایسی باتیں بھی پیدا کردی گئی ہیں جو شریعتِ اسلامی کی رو سے سخت قابل اشکال ہیں، ان باتوں کی طرف عام طور پر لوگوں کی نظر بھی نہیں جاتی، اس لئے علماء اور واقف کار حضرات پر لازم ہے کہ وہ ''موبائل'' سے جڑے ہوئے شرعی مسائل اور جواز وعدم جواز کی صورتیں عام لوگوں پر ظاہر کریں، تاکہ اللہ کا ڈر رکھنے والے حضرات مسائل سے واقف ہوکر غلطیوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ اسی غرض سے ماہنامہ ''ندائے شاہی'' مرادآباد میں مسلسل چار شماروں میں موبائل سے متعلق ضروری فتاویٰ شائع کئے گئے تھے، جنہیں قارئین نے بنظر استحسان دیکھا اور بہت سے احباب نے نقل کرا کے لوگوں میں تقسیم کیا، فالحمدللہ علی ذلک۔

اب ہمارے مکرم جناب مولانا محمد اسماعیل برہان پوری صاحب نے ان سب مسائل کو یکجا کرکے شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے، اور انہوں نے اس مجموعہ میں ''ندائے شاہی'' میں مطبوعہ مسائل کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مولانا مفتی احمد خان پوری زیدہ مجدہم مفتی وشیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، اور مولانا مفتی اظفر اقبال صاحب دارالعلوم کراچی پاکستان کے اس موضوع پر فتاویٰ کو بھی شامل کرلیا ہے، نیز خود اپنی طرف سے بھی جابجا سوالات کے جوابات درج کئے ہیں، اس طرح یہ ایک عمدہ اور جامع مجموعہ مرتب ہوگیا۔

موصوف نے اشاعت سے قبل ازراہِ حسن ظن مسودہ احقر کے پاس بھیجا، جس پر احقر نے نظر ڈالی، بفضلہٖ تعالیٰ یہ ایک اچھی اور نفع بخش کاوش ہے۔ قوی امید ہے کہ اس سے قارئین عوام وخواص استفادہ کریں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو قبولیت سے نوازیں اور مرتب کو اس طرح کی مزید خدمات کی توفیق عنایت فرمائیں، آمین.

فقط والسلام

احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ

مدرسہ شاہی مرادآباد

یکم ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ

۱۹/اپریل ۲۰۰۷ء

خطبۃ الحاقیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ☆وَعَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ☆وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَکْرَمِ☆اَلَّذِیْ بُعِثَ اِلٰی کَافَّۃِ النَّاسِ وَالْاُمَمِ☆ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْ اِرْتَوَوْا مِنْ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِکَمِ☆ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَئِمَّۃِ وَالْخَدَمِ ☆ اَلَّذِیْنَ رَفَعُوْا رَاْیَاتِ الْاِسْلَامِ وَالْقِیَمِ☆.........اَمَّابَعْدُ!

اللہ کا شکر واحسان ہے کہ طویل کوشش کے بعد کتاب ''موبائل کے مسائل'' منظر عام پر آگئی ہے۔ یہ کتاب دراصل اُن اکابر مفتیان کے مسائل بصورتِ سوال وجواب پر مشتمل ہے کہ جن کے قلم سے اپنے اپنے دارالافتاء سے جواب لکھے گئے ہیں۔

زیرِنظر کتاب درحقیقت ان موبائل کے مسائل کا مجموعہ ہے جو کہ مختلف ماہناموں یعنی ماہنامہ البلاغ کراچی ، ماہنامہ ندائے شاہی مراد آباد، ماہنامہ اذان بلال آگرہ ، ماہنامہ الاصلاح گجراتی میں شائع ہوئے ہیں۔

بندہ کافی دنوں سے موبائل کے مسائل پر لکھنے کے لئے کوشش کررہا تھا لیکن علم وعمل سے تہی دامن ہونے کی وجہ سے کچھ نہیں لکھ پارہا تھا پھر بھی دل میں ایک تڑپ تھی کہ موبائل پر کچھ مسائل لکھے جائیں اسی شش وپنج میں تھا کہ موبائل کے مسائل سب سے پہلے ماہناہ البلاغ کراچی میں شائع ہوئے جو حضرت مفتی اظفر اقبال کراچی صاحب دامت برکاتہم کے قلم سے تھے۔ بندہ نے اُن مسائل کو جمع کرلیا پھر تقریباً دوسال کے بعد کافی مسائل ماہنامہ ندائے شاہی مرادآباد میں لگاتار چار شماروں میں شائع ہوئے جو حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری دامت برکاتہم کے قلم سے تھے۔اُن مسائل کو بھی بندہ نے قلمبند کرلیے

۔اس کے بعد اپنے نجی کام کے لئے حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب ادام ظلالہ کی خدمت میں جانا ہوا بندہ نے حضرت مفتی صاحب سے عرض کیا کہ بندہ موبائل کے مسائل یکجا جمع کر کے کتابی شکل دے رہا ہے اگر آپ کے کچھ فتاویٰ ہوں تو مرحمت فرمائیں اس پر حضرت مفتی صاحب نے اپنے دس مسائل عنایت فرمائیں جو گجراتی ماہنامہ الاصلاح میں شائع ہوئے تھے۔ بندہ نے رفیق من مفتی عمران میمن صاحب زید لطفہٗ سے درخواست کی کہ آپ اپنے شیخ کے گجراتی مسائل کا اردو ترجمہ کر دیجئے رفیق من نے اُن مسائل کا اردو ترجمہ کر دیا۔ پھر ترجمہ کرنے کے بعد رفیق من نے کہا کہ آپ اور کچھ مسائل بڑھا دے تا کہ آپ کی کتاب مکمل ہو جائے ناقص نہ رہے تو رفیق من اور بندہ نے گیارہ بارہ سوالات مرتب کر کے حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں ارسال کیے حضرت مفتی صاحب نے ان سوالوں کے جواب دیئے اور ان مسائل کو اذان بلال میں شائع بھی کرا دیا اور کچھ مسائل جو کتابوں میں ٹیلیفون کے متعلق تھے ان کو موبائل پر منطبق کر کے بندہ نے ان کو بھی اس کتاب میں جمع کر دیا اس طرح مسئلوں کی تعداد اس طرح ہوئی.....

حضرت مفتی اظفر اقبال کراچی صاحب دامت برکاتہم کے..........(۵) مسائل

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری دامت برکاتہم کے..........(۵۵) مسائل

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب دامت برکاتہم کے..........(۱۵) مسائل

اور دو مفتی صاحبانِ بالا کے مشترک..........(۳) مسائل

اور بندہ محمد اسماعیل برہانپوری کے..........(۲۳) مسائل

کل..........(۱۰۱) مسائل ہیں

(۱) ہر مسئلہ کے نیچے جن مفتی صاحب کا جواب ہے اُن کا نام بھی لکھ دیا ہے۔ تا کہ معترض براہ راست اُن مفتی صاحب سے رجوع کر سکے۔

(۲) کوئی جزئیہ چھوٹ گیا ہو تو بندہ تک پہونچانیکی کوشش کریں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اُس کا اضافہ کیا جائے۔

مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ کے تحت میں تینوں مفتی صاحبان جن کے فتاویٰ اس کتاب میں لئے گئے ہیں اور تقریظ لکھ کر اس کتاب کو زینت بخشی اُن کا اور رفیق من مترجم کا اور استاذی حضرت مولانا یونس صاحب دامت برکاتہم استاذ حدیث مفتاح العلوم تراج کا جنہوں نے کتب خانہ نعیمیہ والوں سے کتاب شائع کرنے کی سفارش فرمائی اور کتب خانہ نعیمیہ کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں جنہوں نے استاذ محترم کی سفارش کو قبول فرما کر بندہ پر احسان فرمایا)۔

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی

منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

اب اخیر میں دل سے دعا ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ وعم نوالہٗ اس کتاب کو قبولیت اور مقبولیت عطا فرمائے۔ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اس سے دینی نفع پہنچائے اور اس احقر کی نجات دہ بخشش کا ذریعہ فرمائے ربنا تقبل منّا انک انت السمیع العلیم☆

محمد اسماعیل برہانپوری

۷/ جمادی الآخر ۱۴۲۸ھ

مطابق ۲۳/ جون ۲۰۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موبائل خریدنا

سوال نمبر (۱)......آجکل عموماً دیکھا جارہا ہے کہ امیر تو امیر بلکہ غریب آدمی بھی موبائل خریدنا چاہتا ہے اگر چہ اس کو موبائل کی ضرورت نہیں ہے، صرف تفریح طبع، فیشن پرستی اور لوگوں کی ہمرکابی کی غرض سے موبائل خریدا جارہا ہے اور بغیر ضرورت کے اس میں پیسے خرچ کئے جارہے ہیں تو کیا یہ خرچ اسراف اور فضول خرچی میں داخل نہیں ہے؟

اسی طرح اگر ایک دو ہزار روپیہ کے موبائل سے ضرورت پوری ہوسکتی ہے پھر بھی دیکھا دیکھی بغیر کسی دینی و دنیوی غرض کے آٹھ (۸) دس (۱۰) ہزار یا تیس (۳۰) پینتیس (۳۵) ہزار کا موبائل خریدنا جس میں کئی گناہ کے اسباب موجود ہوتے ہیں، فضول خرچی میں شامل ہوگا یا نہیں؟

جواب نمبر (۱)......رہائش جائز، آسائش جائز، آرائش جائز، اور آرائش کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی انسان اپنے دل کو خوش کرنے کے لئے کوئی کام کرلے تاکہ دیکھنے میں اچھا معلوم ہو، دیکھ کر دل خوش ہو جائے۔ تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، شرعاً یہ بھی جائز ہے۔ اس کے بعد چوتھا درجہ ہے نمائش کا اور نمائش کا مطلب یہ ہے کہ جو کام کررہا ہے اس سے نہ تو آرام مقصود ہے، نہ آرائش مقصود ہے۔ بلکہ اس کام کا مقصد صرف یہ ہے کہ لوگ مجھے بڑا دولت مند سمجھیں کہ اس کے پاس بہت پیسہ ہے۔

یہی چار درجات موبائل اور کھانے اور استعمالی چیزوں میں بھی ہیں۔ مثلاً ایک شخص اچھا اور قیمتی موبائل اس لئے رکھتا ہے تاکہ مجھے آرام ملے اور تاکہ مجھے اچھا لگے، اور میرے گھر والوں کو اچھا لگے، اور میرے ملنے جلنے والے اس کو دیکھ خوش ہوں، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اگر کوئی شخص اچھا اور قیمتی موبائل اس نیت سے خریدتا ہے تاکہ مجھے دولت مند سمجھا جائے، مجھے بہت پیسے والا سمجھا جائے، اور میرا بڑا مقام سمجھا جائے۔ اور اس کے

ذریعہ دوسروں پر اپنی فوقیت جتاؤں یا اور اپنے آپ کو بلند ظاہر کروں تو یہ نمائش ہے اور نمائش ممنوع ہے جائز نہیں ہے۔ (مستفاد: از اصلاحی خطبات ۲/ ۵۶)

محمد اسماعیل برہانپوری

میوزک والے موبائل کی خرید وفروخت

سوال نمبر (۲)...... کسی شخص کے لئے اپنے موبائل کا خریدنا یا بیچنا یا استعمال کرنا جس کی گھنٹیاں خالص میوزک ہی میوزک ہوں اور مزید یہ کہ اس میں سادی گھنٹی سیٹ کرنا بھی ممکن نہ ہو، شرعی اعتبار سے کیسا ہے؟

جواب نمبر (۲)...... جس موبائل میں صرف میوزک والی ہی گھنٹی سیٹ ہو اس کی خرید وفروخت مکروہ ہے، اور اس سے میوزک والی گھنٹیاں سننا یا سنانا ناجائز ہے۔

قال ومن كسر بربطاً او طبلاً او مزماراً او دفاً او اراق له سكراً او منصّفاً فهو ضامن وبيع هذه الاشياء جائز وهذا عند ابي حنيفة، وقال ابويوسف ومحمد لايضمن ولايجوز بيعها (هدايه: ۳/ ۳۸۸)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

کیمرے والا موبائل خریدنا

سوال نمبر (۳)...... ایسے موبائل کا خریدنا جس میں کیمرہ ہو کیا حکم رکھتا ہے؟ جب کہ بغیر کیمرہ والے موبائل سے بھی مقصود حاصل ہو سکتا ہے؟

جواب نمبر (۳)...... کیمرے والے موبائل سے چوں کہ ایسے مناظر کی تصویر کشی بھی کی جا سکتی ہے جس میں کوئی جاندار نہ ہو، اسلئے کیمرے والے موبائل کو خریدنا مطلقاً ناجائز نہیں کہا جائے گا، بلکہ اس کا ناجائز استعمال ہی ناجائز ہوگا، یعنی موبائل سے جاندار کی تصویر کھینچنا ہی منع ہوگا۔ الامور بمقاصدها (الاشباه والنظائر: ۵۳، دار العلوم دیوبند، امداد الفتاوی: ۴/ ۲۴۹)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

کیمرے والا موبائل رکھنا

سوال نمبر (۴)...... موبائل کے ذریعہ تصویر کھینچنا کیسا ہے؟ اور موبائل میں تصاویر محفوظ رکھنا کیسا ہے؟ اور کیمرے والا موبائل پاس میں رکھنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۴)...... آجکل موبائل فون میں کیمرے کی سہولت آچکی ہے سب سے پہلے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ جاندار کی تصویر بنانے والے پر حدیث پاک میں سخت وعید آئی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن سب سے سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ تصاویر بناتے ہیں ان لوگوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تم نے جو تصویر بنائی ہیں اُس میں جان ڈالو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جس گھر میں جاندار کی تصویر ہوتی ہے ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے (یہ سب روایتیں بخاری شریف میں موجود ہیں)

اس لئے کیمرے والا موبائل پاس میں رکھ کر اس کے ذریعہ جاندار چیزوں کی تصاویر کھینچنا یا کیمرے میں محفوظ رکھنا ممنوع اور حرام ہے۔ اسلئے احتیاط کا تقاضہ تو یہی ہے کہ ایسا (کیمرہ والا) موبائل استعمال میں نہ رکھا جائے۔ اور اگر کوئی دیگر وجوہات کی بناء پر رکھا تو خود تو اس کے ذریعہ جاندار کی تصاویر کھینچنے سے ضرور ہی بچے۔ اور ساتھ میں کوئی اور آدمی آپ کی لاعلمی میں اُس موبائل کے ذریعہ کسی جاندار کی تصویر کھینچ نہ سکے اس کی خاص نگرانی کرے۔ کیونکہ اس صورت میں اس کے لئے گناہ کا ایک آلہ مہیا کر کے گناہ میں تعاون ہونے کی وجہ سے خود بھی گناہ گار ہوتا ہے۔

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

خواص کے لئے کیمرے والے موبائل کا استعمال

سوال نمبر (۵)...... خواص مثلاً علماء، طلباء، اساتذہ، مفتیان، ائمہ، مؤذنین اور حفاظ کے لئے کیمرے والے موبائل کا رکھنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۵)......اصل حکم تو یہی ہے کہ کیمرے والے فون سے گفتگو کرنا حرام نہیں ہے، بلکہ اس کا غلط استعمال ہی نا جائز ہے، لیکن علما، ائمہ اور مقتدیانِ دین کے لئے تہمت سے بچنے کی غرض سے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ کیمرے والے موبائل کے بجائے سادہ موبائل استعمال کریں۔ الامور بمقاصدھا. (الاشباہ والنظائر : ۵۳)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل کی خرید وفروخت اور ریپیرنگ کا حکم

سوال نمبر (۶)......آجکل موبائل کی خرید وفروخت، اسکی (Repairing) ریپیرنگ کا کاروبار بہت تیزی سے چل رہا ہے۔ اس میں کیمرہ والے موبائل بھی ہوتے ہیں اور "اسکرین سیور" پر بھی کبھی خوبصورت مناظر، اس مسئلہ میں دریافت یہ ہے کہ اس صورت میں موبائل کی (Repairing) ریپیرنگ اور خرید وفروخت نیز اس کی دکان لگانا اور اجرت لیکر یہ کام کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر (۶)......ایسے موبائل کی خرید وفروخت پر نفع اور اس کی مرمت (ریپیرنگ) کی اجرت لینا بھی جائز ہے.

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری

کیمرے والے موبائل کی ریپیرنگ کا حکم

سوال نمبر (۷)......کیمرے والے موبائل کی ریپیرنگ کرنا اور ریپیرنگ کی اجرت لینا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۷)......کیمرے والے موبائل کی ریپیرنگ کرنا اور ریپیرنگ کی اجرت لینے کی گنجائش ہے۔ اسلئے کہ کیمرے والے موبائل سے جاندار اور غیر جاندار دونوں کی تصویر کھینچ سکتے ہیں۔ ان کا تعلق استعمال کرنے والے کے استعمال سے ہے۔ (ماخوذ: مسئلہ نمبر ۶، موبائل کی خرید وفروخت اور ریپیرنگ کا حکم).

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل کو وقت مقررہ سے زائد استعمال کرنا

سوال نمبر (۸)......ٹیکنیکی غلطی سے ہمارا موبائل وقت سے زائد چل رہا ہے، کمپنی کے قانون کے لحاظ سے ہمارا فون بند ہو جانا چاہئے تھا، مثلاً 15 اکتوبر تک اس کا وقت ہے، اس کے بعد اسے بند ہو جانا ہے، مگر اس کے بعد بھی یہ چالو ہے، تو کیا اس کے ذریعہ کال کرنا یا کال کا جواب دینا جائز ہے؟

جواب نمبر (۸)......جب آپ کو پہلے سے یہ معلوم ہے کہ فلاں تاریخ تک آپ کی مدت ختم ہو جائے گی، پھر بھی مذکورہ تاریخ پر موبائل فون کی سروس منقطع نہیں ہوئی تو دیانت کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ فوراً موبائل کمپنی سے رابطہ کر کے اس ٹیکنیکی غلطی پر اسے مطلع کریں اور (مقررہ) مدت کے بعد جس قدر بھی آپ نے موبائل کا استعمال کیا ہے، اس کی اجرت کمپنی کے کھاتے میں جمع کرا دیں۔

عن ابی حرۃ الرقاشی عن عمہٖ قال: قال رسول اللہ ﷺ الالاتظلموا و لا لایحل مال امرئٍ الابطیب نفس منه

(مشکوٰۃ شریف : ۲۵۵)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل میں ڈاؤن لوڈنگ کا حکم

سوال نمبر (۹)......جس طرح آج کل موبائل کی خرید و فروخت اور ریپیرنگ تیزی سے چل رہی ہے اسی طرح ڈاؤن لوڈنگ (*Downloding*) (پروگرام اِدھر سے اُدھر بھیجنا) بھی بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اس لوڈنگ میں کبھی فلمی اداکاروں کی نیم عریاں تصویریں ہوتی ہیں۔ اسی طرح ٹون (ساؤنڈ) میں مختلف گانے اور میوزک وغیرہ ہوتی ہیں، گاہک فرمائش کرتے ہیں کہ ہمارے موبائل پر فلاں تصویر بھیج دیں اور فلاں گانے کی میوزک لوڈ کر دیں (ڈال دیں) تو کیا ڈاؤن لوڈنگ کرنا اور اس کی

اجرت لینا شرعاً جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب نمبر (۹)...... موبائل میں ایسے پروگرام ڈالنا جو مفید ہوں نیز ان میں شرعی کوئی قباحت نہ ہو تو فی نفسہ درست ہے، اور اس طرح کے عمل (ڈاؤن لوڈنگ) پر نفع اور اجرت لینا بھی جائز ہے، لیکن موبائل میں گانے کی آوازوں، اسی طرح فحش تصاویر کی ڈاؤن لوڈنگ کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے، اور اس طرح کی ڈاؤن لوڈنگ پر اجرت لینا بھی ناجائز ہے، اور اس کی آمدنی حلال نہیں ہے۔

ولایجوز الاستیجار علی الغناء والنوح وکذا سائر الملاهی، لانه استیجار علی المعصیة والمعصیة لاتستحق بالعقد(هدایه: ۳۰۳/۳) ولا لاجل المعاصی مثل الغناء والنوح والملاهی۔ (شامی زکریا: ۷۵/۹)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل میں باتصویر گیم کا ڈاؤن لوڈ کرنا

سوال نمبر (۱۰)...... بعض وقت موبائل میں گیم کو ڈاؤن لوڈ کیا جاتا ہے اور ان گیموں میں جاندار کی تصویریں بھی ہوتی ہیں، جیسے کرکٹ گیم وغیرہ، تو ان گیموں کو ڈاؤن لوڈ کر کے کھیلنا کیسا ہے؟ اور اگر گیم میں تصویر کی گنجائش ہے تو کتنے قد تک کے تصویر کی گنجائش ہے؟

جواب نمبر (۱۰)...... موبائل میں مطلق گیم کھیلنا ضیاع وقت ہے بالخصوص اگر اس میں تصاویر بھی شامل ہوں تو اسکی برائی اور بڑھ جاتی ہے، اس سے اجتناب لازم ہے۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حسن اسلام المرء ترکه مالایعنیه.

(شعب الایمان للبیهقی: حدیث: ۴۹۸۷)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل کی ٹون میں گانے وغیرہ بھرنا

سوال نمبر (۱۱)...... کسی شخص کا اپنے موبائل کی رنگ ٹون میں گانے، باجے اور میوزک کو لگائے رکھنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۱۱).. موبائل کی رنگ ٹون میں گانے بجانے اور میوزک لگانا ہرگز جائز نہیں، بلکہ سخت گناہ ہے۔

فی الحدیث الشریف: صوتان ملعونان فی الدنیا والآخرة مزمار عند نعمة ورنّة عند مصیبة (الترغیب والترهیب: ۴/۱۸۳) واستماع ضرب الدف والمزمار وغیرذلک حرام (شامی زکریا : ۹/۵۶۶)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل کی جوابی رنگ ٹون میں گانا فٹ کرنا

سوال نمبر (۱۲)...... اگر زید بذریعہ موبائل رابطہ قائم کرے، لیکن درمیانِ رابطہ عمر کے موبائل کی گھنٹی بجتے ہی زید کے موبائل میں گانے کی آواز سنائی دینے لگے تو کیا ایسی صورت میں زید کے لئے جائز ہے کہ وہ عمر سے رابطہ کو برقرار رکھے اور خود گناہ میں مبتلا ہو، اور کیا عمر کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے موبائل میں اس طور پر گانے کو سیٹ کرے کہ جس کے ذریعہ دوسرے لوگ گناہ میں مبتلا ہوں۔

جواب نمبر (۱۲)...... (۱) جو لوگ اپنے موبائل میں گانے کو اس طور پر سیٹ کرتے ہیں کہ جب سامنے والا شخص اُس موبائل والے کو فون کرے تو اس کو گانا سنائی دے تو اس طریقہ سے خود گناہگار بننے کے ساتھ ساتھ اوروں کو بھی خواہ مخواہ گناہ میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اردو شاعر کے اِس مصرع کی "ہم تو ڈوبے ہیں صنم تمہیں بھی لے ڈوبیں گے" کی ترجمانی کرتا ہے۔ (لہٰذا جائز نہیں)

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

(۲) موبائل میں ایسا پروگرام فٹ کرنا کہ رابطہ کرنے والے کو گھنٹی کے بجائے گانا سنائی دے قطعاً جائز نہیں، یہ نہ صرف گناہ بلکہ گناہ کی تبلیغ ہے، البتہ اگر کسی شخص کو ایسے آدمی سے رابطہ کی ضرورت پڑے جس نے موبائل میں گانا فٹ کر رکھا ہو اور اس بناء پر رابطہ کرنے والا بلا ارادہ مجبوراً گانے کی آواز سن لے تو وہ گنہگار نہ ہوگا۔

عن ابی امامة عن النبی ﷺ قال: ان اللہ عزوجل بعثنی رحمة وهدیً للعٰلمین امرنی ان امحق المزامیر والکفاء ات یعنی البرابط والمعازف والأوثان التی کانت تعبد فی الجاهلیة

(مسند امام احمد بن حنبلؒ : ۵/۲۵۷)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل کی رنگ ٹون یا جوابی رنگ ٹون میں چڑیا وغیرہ کی آواز رکھنا

سوال نمبر (۱۳)...... موبائل کی رنگ ٹون میں کسی چڑیا یا جانور (مرغ) کی آواز ہے تو کیا یہ بھی میوزک میں داخل ہے؟ اور موبائل کی سادی (میوزک میں شمار نہ ہو) رنگ ٹون کی تعیین کیسے کی جائے؟ کیا لینڈ لائن فون کی رنگ سادہ ہے؟

جواب نمبر (۱۳)...... چڑیا یا جانور کی آواز میوزک میں داخل نہیں، سادہ رنگ ٹون وہ کہلاتی ہیں جن میں گانا، ساز، یا میوزک وغیرہ جیسی چیزوں کا استعمال نہ ہو، لینڈ لائن فون کی بھی رنگ سادہ کہلاتی ہیں جس میں ساز وغیرہ نہ ہو۔

تنبیہ: عرّف القهستانی الغناء بانه ترديد الصوت بالالحان فی الشعر مع انضمام التصفيق المناسب لها (شامی : ۹/۵۰۳)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل کی جوابی رنگ میں عورت کی آواز رکھنا

سوال نمبر (۱۴)......موبائل کی جوابی رنگ میں عورت کی آواز رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر (۱۴)......عورت کی آواز اگرچہ مفتی بہ قول کے مطابق ستر نہیں۔لیکن اجنبیہ کی آواز عموماً دل میں وساوس اور خواہشات پیدا کرتی ہیں اس لئے جوابی رنگ میں عورت کی آواز رکھنا درست نہیں۔

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

موبائل میں گھنٹی کی جگہ اذان یا قرآنی آیات وغیرہ فٹ کرنا

سوال نمبر (۱۵)......موبائل میں بجائے رنگ ٹون کے کسی آیت قرآنی یا اذان یا نعت کو سیٹ کرنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۱۵)...... جواب (۱) موبائل میں ٹون کے طور پر سادی رنگ بغرض ضرورت رکھ سکتے ہیں، کیونکہ اس میں کسی کوکشش نہیں ہوتی ہے، لیکن مختلف میوزک اور ٹون والی رنگیں موبائل میں فٹ کرنا شرعاً منع اور قابل مذمت ہے۔(اِسی کتاب کے مسئلہ نمبر (۷۸) میں ملاحظہ فرمائیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کے متعلق جو وعیدیں ارشاد فرمائی ہیں اس کو دھیان میں رکھنا ضروری ہے۔

موجودہ دور میں اچھے اچھے دیندار و پرہیز گار لوگ بھی مختلف گانوں پر سیٹ کردہ میوزک کو بطورِ رنگ ٹون موبائل میں فٹ کرتے ہیں اور دانستہ اور نادانستہ گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں، اور رفتہ رفتہ اِس خطرناک گناہ کی خرابی اور قباحت بھی ان کے دل و دماغ میں نہیں رہتی، کیونکہ ایک گناہ کو بار بار کرنے سے یہی نتیجہ ہوتا ہے۔اور اس گناہ کا برا نتیجہ اُس

وقت سامنے آتا ہے جب ایسی رنگ ٹون باجماعت نماز ہو رہی ہو اور مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی ہو ایسے وقت میں بلند آواز سے بج اٹھے۔

سوچو! اِس بدعملی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غضب کہاں تک پہونچے گا۔ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ بعض لوگ نعتیہ کلام پر تیار کی جانے والی میوزک کو رنگ ٹون میں سیٹ کرتے ہیں اور ایسا کرنے والے شاید اپنی بدعملی کو اچھا سمجھتے ہیں۔ بھلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کو میوزک کے ساتھ کیا تعلق، جس میوزک کو ختم کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تھی اُنہی کی نعت کے نام پر میوزک کو ترقی دی جا رہی ہے، اور اشاعت کی جا رہی ہے۔ رسالتِ محمدی کے مقاصد کی اِس سے بڑھ کر اور کیا بے ادبی ہو سکتی ہے بعض عوامی شاعر فلمی گانوں کے طرز پر نعت لکھتے ہیں اور اس کو نغموں میں جلسے کے وقت پیش کرتے ہیں اس کے متعلق کیے جانے والے ایک سوال کے جواب میں مفتی رفیع صاحب عثمانی دامت برکاتہم لکھتے ہیں کہ اس کو شومیٔ قسمت کے علاوہ اور کیا نام دیا جا سکتا ہے کہ اول تو ہم ہر نیک کام سے روز بروز دور ہوتے جا رہے ہیں اور اگر کبھی اچھا کام کرنے کا جذبہ پیدا بھی ہوتا ہے تو اس میں جب تک کچھ ناجائز اور حرام کی آمیزش نہ کرلیں تسکین نہیں ہوتی۔

سوال میں جو صورت بیان کی گئی ہے بلاشبہ یہ نعت جیسی روح پرور عبادت کو کھیل تماشا بنانا، اور اس کے ساتھ کھلا مذاق ہے۔ علامہ ابن عابدین نے رد المحتار میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جب کوئی شخص پانی کو شراب کے مشابہ بنا کر شراب کی طرح پیے تو اس کے لئے حرام ہے۔

چنانچہ فقہاء نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص لہو و طرب کے ساتھ پانی یا کوئی اور حلال مشروب شرابیوں کی ہیئت بنا کر پیے تو یہ صورت حرام ہے۔ (نوادر الفقہ: ۲/۳۵۲-۳۵۳)

بعض لوگ موبائل میں رنگ ٹون کے بجائے اذان یا کوئی قرآن کی آیت سیٹ کرتے ہیں، اِس کے متعلق یہ جاننا ضروری ہے کہ شریعتِ مطہرہ میں ذکر کے بعض کلمات مخصوص مقاصد کے لئے متعین کیے گئے ہیں۔ مثلاً اذان جس میں ذکر ہی کے کلمات رکھے گئے ہیں

اوراس کا مقصد اس کے ذریعہ لوگوں کو مسجد میں باجماعت نماز کے لئے بلانا ہے اور اذان کی حیثیت اسلامی شعار کی بھی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب کسی بستی پر حملہ کرنے کے لئے جاتے تو صبح وہاں سے اذان کی آواز آتی ہے یا نہیں اس کا انتظار فرماتے، اگر اذان کی آواز آتی تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ یہ مسلمانوں کی بستی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وجہ سے وہاں پر حملہ نہ فرماتے۔ اور اذان کی آواز نہ آتی تو حملہ فرماتے (بخاری شریف: ۱/۸۶) خلاصہ یہ ہے کہ اذان اسلام کا شعار ہے۔ اسی لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کسی مسلم آبادی کے رہنے والے اذان چھوڑ دے تو حاکم وقت انہیں اذان دینے پر مجبور کرے، اور اگر وہ نہ مانے تو ان کے ساتھ قتال کرے۔ (شامی: ۱/۲۸۳) اور اسی لئے اذان کے کلمات کا ادب وعظمت بجالانا ایک مسلمان کا فرض اور ایمانی تقاضہ ہے۔ شریعت مطہرہ نے اذان کا جو مقصد متعین کیا ہے اس سے ہٹ کر دوسرے مقاصد کے لئے اس کا استعمال کرنا اذان کی ایک قسم کی بے ادبی ہے۔ جو لوگ بطورِ رنگ ٹون اذان کو سیٹ کرتے ہیں وہ لوگ گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں اس لئے ایسا کرنا جائز اور درست نہیں ہے۔

ڈوربیل میں اذان سیٹ کرنے کے ناجائز ہونے کے متعلق مفتی گجرات حضرت مفتی عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ پہلے شائع ہو چکا ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ۱۰/ ۳۳۵)

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا عظمت والا کلام ہے، اس کے متعلق خاص احکام دیئے گئے ہیں جب قرآن پڑھا جائے تو اس وقت اس کا سننا ضروری ہوتا ہے، رنگ ٹون میں قرآن پاک کی آیت فٹ کرنے سے مذکورہ بالا میں اذان سیٹ کرنے کے متعلق بتائی گئی خرابیوں کے ساتھ ساتھ قرآن پڑھا جارہا ہونے کے باوجود اس کی طرف دھیان نہ دینے کا گناہ بھی لازم آتا ہے اس لئے یہ بھی جائز نہیں ہے۔

مذکورہ دونوں حکم ذہن نشین ہو جائے اس لئے بعض فقہی مسائل پیش کئے جارہے ہیں۔

الاشباہ والنظائر میں فتاویٰ قاضی خان کے حوالے سے لکھا ہے کہ فُقّاع (ایک قسم کی

شراب کا نام ہے) فقاع بیچنے والا اس کے برتن کے ڈھکن کھولتے وقت اگر ایسا کہے" صلی الله علی سیدنامحمد " تو گناہ گار ہوگا۔اسی طرح چوکیدار اپنی چوکیداری کا کام انجام دینے کے دوران بآوازِ بلند" لاالہ الااللہ " اس لئے کہتا ہو کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ وہ جاگ رہا ہے تو وہ بھی گناہگار ہوگا،کوئی آدمی کپڑے کے تاجر کے پاس کپڑا خریدنے کے لئے آیا تاجر نے جب اپنی گٹھری کھولی اس وقت" سبحان الله " یا"اللھم صل علی محمد "اس لئے پڑھا کہ خریدنے والے پر کپڑے کے اچھے ہونے کا اثر پڑے تو یہ گناہ کا کام ہے۔(الاشباہ والنظائر:۲۷)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ کوئی آدمی ستار یا بانسری کی آواز پر قرآن کریم پڑھے تو وہ کافر ہے (۲/ ۲۶۷) کوئی آدمی پیالہ بھر کر لایا اور اور ساتھ ہی "وَكَأْسًا دِهَاقًا" پڑھا۔ یا ایک جگہ کے لوگوں کو جمع کیا اور" فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا " پڑھا تو وہ شخص کافر ہو گیا۔(۲/ ۲۶۷)

ان دونوں مسئلوں میں قرآن پاک کی آیتوں کو نامناسب جگہ میں اور قرآن پاک کے مقصد سے ہٹ کر پڑھنے کے متعلق کفر کا حکم لگایا گیا ہے.حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

جواب(۲) رنگ ٹون کا مقصد اس بات کی اطلاع دینا ہے کہ کوئی شخص آپ سے بات کرنے کا متمنی ہے،گویا یہ دروازہ پر دستک دینے کے حکم میں ہے، اس اطلاعی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے قرآنِ پاک کی آیات یا اذان کی آواز کو استعمال کرنا بے محل ہے، بلکہ ایک درجہ میں اس سے ان مقدس کلمات کی توہین کا پہلو بھی نکلتا ہے، اسی بناء پر حضرات فقہاء نے اس طرح کے مقاصد میں کلماتِ ذکر کا استعمال ناجائز قرار دیا ہے،لہٰذا موبائل کی رنگ ٹون میں اذان، آیاتِ قرآنی اور نعت وغیرہ فٹ کرنا درست نہیں ، علاوہ ازیں بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی استنجاء خانہ میں موبائل لے کر جاتا ہے اور وہیں کال آنے پر قرآن کی آیت کی آواز آنی شروع ہو جاتی ہے،اس میں بھی اہانت کا پہلو نکلتا ہے،اس سے بہر حال احتراز لازم ہے،موبائل میں صرف سادی گھنٹی کی آواز ہی لگانی چاہئے۔

ویکرہ ان یقرأ فی الحمام لانہ موضع النجاسات ولا یقرأ

فی بیت الخلاء کذا فی فتاویٰ قاضی خان۔(ھندیہ:۳۱۶/۵) و کذا قولھم بکفرہٖ اذا قرأ القرآن فی معرض کلام الناس کما اذا اجتمعوا فقرأ "جمعناھم جمعاً" ولہ نظائر کثیرۃ فی الفاظ التکفیر کلھا ترجع الی قصد الاستخلاف بہٖ قال قاضی خان: الفقاعی اذا قال عند فتح الفقاع صل علی محمد قالوا یکون اثماً۔

(الاشباہ و النظائر: ۵۳، مکتبہ دارالعلوم دیوبند، مستفادامدادالفتاویٰ:۲۴۹/۴)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل اور گھڑیوں میں نماز کیلئے الارم کی جگہ اذان فٹ کرنا

سوال نمبر (۱۶)......صبح کے وقت میں نماز وغیرہ کے اٹھنے کے لئے موبائل میں الارم گھنٹی کی جگہ میں اذان کا فٹ کرنا کیسا ہے؛ تاکہ صبح اٹھتے ہی پہلی آواز جو کان میں آئے وہ خدا اور رسول کا نام ہی ہو؟ نیز وہ گھڑیاں جن کے الارم میں اذانیں ہیں ان کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۱۶)......(۱) سونے والوں کو نماز کیلئے جگانا یہ بھی اذان کے مقاصد میں سے ہے، بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے۔

عن النبی ﷺ قال لایمنعن احدکم أو أحداً منکم اذان بلال من سحور فانہ یؤذن أو ینادی بلیل لیرجع قائمکم ولِیُنَبِّہَ نائمکم(بخاری: ۸۷/۱)

اس لئے تہجد یا فجر یا کسی اور نماز کیلئے الارم گھڑی یا موبائل میں اذان کی رنگ رکھنے کی گنجائش ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

جواب(۲)نماز وغیرہ کیلئے الارم لگانا تذکیر میں داخل ہے اور تذکیر کی جگہ پر اگر اذان کے کلمات فٹ کردئے جائیں تو اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا؛ البتہ اگر موبائل کی عام گھنٹی میں اذان کے کلمات فٹ کئے جائیں گے تو یہ اذان کا بے جا استعمال ہوگا، اور اسے بے ادبی سمجھا جائے گا، یہی حکم گھڑیوں کا بھی ہے۔

مستفاد: ثم التثويب في كل بلدة على مايتعارفونه اما بالتنحنح اوبقوله "الصلاة الصلاة أوقامت قامت"، لانه الاعلام، والاعلام انمايحصله بمايتعارفونه. (بدائع الصنائع زکریا: ۱/۳٦۸)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل اور گھڑیوں میں غیر نماز کیلئے الارم کی جگہ اذان فٹ کرنا

سوال نمبر (۱۷)...... موبائل میں بجائے رنگ ٹون کے اذان کو سیٹ کرنا کیسا ہے۔ کسی کے آنے کی خبر معلوم کرنے کیلئے یا کسی کو رنگ کرنے کیلئے اذان کو استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۱۷)...... موبائل کی عام گھنٹی میں اذان کے کلمات فٹ کئے جائیں گے تو یہ اذان کا بے جا استعمال ہوگا، اور اسے بے ادبی سمجھا جائے گا، یہی حکم الارم گھڑیوں کا بھی ہے۔

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

نوٹ:- یہ مسئلہ (مسئلہ نمبر ۱۵ سے بھی ماخوذ ہے) کہ اذان کے کلمات اذان کے مقاصد سے ہٹ کر کسی دوسرے مقصد کیلئے اذان کی رنگ رکھنا جائز نہیں ہے۔

موبائل میں سلام یا نعت کو میوزک کی آواز میں فٹ کرنا

سوال نمبر (۱۸)......بعض لوگ موبائل میں میوزک رکھتے ہیں ایسی کہ اس میں یا نبی سلام علیک کی میوزک یا نعت کی میوزک ہوتی ہے تو کیا ایسی میوزک رکھنا جائز ہے؟

جواب نمبر (۱۸)......اس کو شومیٔ قسمت کے علاوہ اور کیا نام دیا جاسکتا ہے کہ اول تو ہم ہر نیک کام سے روز بروز دور ہوتے جارہے ہیں اور اگر کبھی اچھا کام کرنے کا جذبہ پیدا بھی ہوتا ہے تو اس میں جب تک کچھ ناجائز اور حرام کی آمیزش نہ کرلیں تسکین نہیں ہوتی۔

سوال میں جو صورت بیان کی گئی ہے بلا شبہ یہ نعت جیسی روح پرور عبادت کو کھیل تماشا بنانا، اور اس کے ساتھ کھلا مذاق ہے۔ علامہ ابن عابدین نے ردالمحتار میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جب کوئی شخص پانی کو شراب کے مشابہ بنا کر شراب کی طرح پیئے تو اس کے لئے حرام ہے۔

چنانچہ فقہاء نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص لہو وطرب کے ساتھ پانی یا کوئی اور حلال مشروب شرابیوں کی ہیئت بنا کر پیئے تو یہ صورت حرام ہے، علامہ ابن عابدین نے بھی فقہاء کے اس قول سے اتفاق کیا ہے۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے کہ من تشبّہ بقومٍ فھو منھم (جو شخص کسی قوم یا گروہ کی نقالی کرے وہ انہی میں سے ہے) تو جب ناجائز کام کی نقالی کی اجازت مباح چیزوں میں بھی نہیں تو ایک عبادت کو حرام کے مشابہ بنا کر پیش کرنا تو ناجائز ہونے کے علاوہ عبادت کے ساتھ کھلا مذاق ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی گستاخ نہایت خوش ذائقہ مٹھائی سڑے ہوئے کیچڑ میں لتھیڑ کر کسی حاکم کو بطور تحفہ پیش کرنے کی جسارت کرے۔

ایسے نعت یا سلام کی میوزک کے اس فعل قبیح کو مناسب طریقہ سے روکنا چاہئے اور ان کی ہمت افزائی سے پورا اجتناب کرنا چاہئے.

(مستفاد : من نوادر الفقہ : ۲/۳۵۲-۳۵۳)

محمد اسماعیل برہانپوری

موبائل کی ٹون یا جوابی رنگ ٹون میں السلام علیکم رکھنا

سوال نمبر (۱۹)......موبائل کی ٹون یا جوابی رنگ ٹون میں السلام علیکم رکھنا کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب نمبر (۱۹)......موبائل کی ٹون یا جوابی رنگ ٹون میں السلام علیکم رکھنے کی گنجائش ہے۔ لیکن احتیاطی طور پر نہ رکھنا زیادہ مناسب ہے۔

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

موبائل میں رنگ ٹون کس طرح کی رکھنا چاہئے

سوال نمبر (۲۰)......موبائل میں رنگ ٹون کس طرح کی رکھنا چاہئے؟

جواب نمبر (۲۰)......سادی رنگ ٹون ہو۔ یعنی اس میں کسی قسم کی موسیقی یا گانا وغیرہ کا انداز نہ ہو۔ جیسے عام طور پر ٹیلی فون کی گھنٹی ہوا کرتی ہے۔

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

سادی رنگ ٹون رکھنا

سوال نمبر (۲۱)......سادی رنگ ٹون کس کو کہیں گے؟

جواب نمبر (۲۱)......سادی رنگ ٹون وہ کہلاتی ہیں جن میں گانا، ساز، یا میوزک وغیرہ جیسی چیزوں کا استعمال نہ ہو، لینڈ لائن فون کی رنگ اور انسان، پرندوں، جانوروں، اور آگ گاڑی، سمندر کی موجوں وغیرہ کی قدرتی یا سادی آواز بھی سادی رنگ ٹون کہلاتی ہیں جس میں ساز وغیرہ نہیں ہوتا ہے۔

محمد اسماعیل برہانپوری

موبائل کے ریچارج میں غلطی ہونا

سوال نمبر (۲۲)......اگر کسی نے اپنے موبائل میں پیسے ریچارج کرائے (ڈلوائے) لیکن نمبر غلط مل جانے کی وجہ سے وہ پیسے کسی دوسرے کے موبائل میں چلے گئے، تو ایسی صورت میں ریچارج کروانے والے کے لئے حق مطالبہ حاصل ہے یا نہیں؟

جواب نمبر (۲۲).....جو پیسے غلطی سے دوسرے کے موبائل میں چلے جاتے ہیں تو ریچارج کرانے والے کو اس کی واپسی کے مطالبہ کا حق حاصل ہے۔

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

غلطی سے کسی کا ریچارج اپنے موبائل میں چلے آنا

سوال نمبر (۲۳)......کسی کے موبائل میں غلطی سے پیسے آگئے ہیں تو ایسا شخص کیا کرے؟

جواب نمبر (۲۳)......جس کے موبائل میں پیسے آگئے ہیں اس پر لازم ہے کہ یا تو وہ اتنے زائد پیسے جو اس کی طرف آئے ہیں اسے واپس کرے، یا کم از کم کمپنی کے ذریعہ زائد رقم اپنے موبائل سے نکل وادے۔

ومنها لو ابتلعت دجاجة لؤلؤة ینظر الی اکثرهما قیمة فیضمن صاحب الاکثر قیمة الاقل. (الاشباہ والنظائر: ۱۴۴)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

محلّہ والوں کا مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنا

سوال نمبر (۲۴)......مقیم شخص کا مسجد کی بجلی سے اپنے موبائل کو چارج کرنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۲۴)......مقیم شخص کا مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنا

درست نہیں ہے اگر چارج کیا تو عوض ادا کرنا ضروری ہے۔

ولایحمل الرجل سراج المسجد الی بیتہ (ھندیہ:۱/۱۱۰)

وتجب القیمة فی القیمی یوم غصبہ اجماعاً(درمختارمع الشامی زکریا : ۹/۵٦۷)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

معتکف کا مسجد میں موبائل چارج کرنا

سوال نمبر (۲۵)...... معتکف کا مسجد کی بجلی سے اپنے موبائل کو چارج کرنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۲۵)...... معتکف شخص مسجد کی بجلی سے ضرورۃً موبائل چارج کرسکتا ہے، لیکن احتیاطاً اس کو بجلی کا عوض مسجد میں داخل کرنا چاہئے۔

مستفاد: ان اراد انسان ان یدرس الکتاب بسراج المسجد ان کان سراج المسجد موضوعاً فی المسجد للصلوٰۃ قیل لابأس بہ وان کان موضوعا لالصلوٰۃ بان فرغ القوم من صلاتھم وذھبوا الی بیوتھم وبقی السراج فی المسجد قالوا لابأس بان یدرس بہ الی ثلث اللیل وفیما زاد لایکون لہ حق التدریس کما فی فتاویٰ قاضی خان ۔(ھندیہ : ۲/۴۵۹)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

مسافر کا مسجد کی بجلی سے موبائل چارج کرنا

سوال نمبر (۲٦)...... مسافر مثلاً کسی مدرسہ کا سفیر یا مبلغ وغیرہ اگر بضرورت مسجد میں ٹھہریں تو ان لوگوں کا مسجد کی بتی (بجلی) سے اپنے موبائل کو چارج کرنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۲۶)......مسجد کی بجلی سے موبائل کو چارج کرنے کے بعد کچھ رقم مسجد کے فنڈ میں جمع کردینی چاہئے کیوں کہ مسجد کی بجلی سے ایک زائد ضرورت پوری کی گئی ہے اس لئے اس کا معاوضہ مسجد میں جمع کرنا چاہئے۔

وتجب القيمة فى القيمى يوم غصبه اجماعاً

(درمختار مع الشامی: ۹/۵۶۷)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

ایر پورٹ وغیرہ پر موبائل چارج کرنا

سوال نمبر (۲۷)......اگر کوئی شخص کسی مسافر کو لینے کے لئے یا رخصت کرنے کے لئے ریلوے اسٹیشن یا ایر پورٹ یا بس اڈے وغیرہ پہنچے، درانحالیکہ اس کا ارادہ سفر کرنا نہیں ہے تو ایسے شخص کا ریلوے اسٹیشن یا ایر پورٹ یا بس اڈے وغیرہ کی بجلی سے فائدہ اٹھا کر اپنے موبائل کو چارج کرنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۲۷)......ریلوے اسٹیشن، ایر پورٹ وغیرہ کی بجلی سے موبائل چارج کرنے میں کوئی حرج نہیں کیوں کہ یہاں جو لوگ بھی آتے ہیں خواہ سفر کے ارادے سے آئیں یا مسافر کو رخصت کرنے یا ان کا استقبال کرنے کے ارادے سے آئیں سب کو بلا امتیاز وہاں کی بجلی سے انتفاع کی اجازت ہے۔

مستفاد: ولكل سقى ارضه من بحر اونهر عظيم كدجلة والفرات ونحوهما لان الملك بالاحراز ولا احراز لان قهر الماء يمنع قهر غيره (درمختار: ۱/۱۳)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل پر فلم دیکھنا

سوال نمبر (۲۸)......بذریعہ موبائل فلم دیکھنا کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب نمبر (۲۸)...... فلم دیکھنا بہر حال ناجائز اور حرام ہے خواہ موبائل پر دیکھے یا کسی اور جگہ

قال الله تعالیٰ: "وَلا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ"

(الانعام، فتاویٰ محمودیہ: ۱/۱۲۶)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل پر کرکٹ میچ دیکھنا

سوال نمبر (۲۹)...... بذریعہ موبائل کرکٹ میچ دیکھنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۲۹)...... بذریعہ موبائل وغیرہ کرکٹ میچ دیکھنا تضیعِ اوقات اور لغو کام ہے، بسا اوقات اس میں گناہ بھی شامل ہے، کیوں کہ میچ کے درمیان فحش تصاویر اور اشتہارات بھی دکھائے جاتے ہیں جن سے نظر بچانا نہایت مشکل ہے۔ لہٰذا اس سے حتیٰ الامکان احتراز لازم ہے۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من حسن اسلام المرء ترکه مالایعنيه۔ (شعب الایمان حدیث: ۴۹۸۷، مستفاد امداد الفتاویٰ: ۴/۲۵۷، فتاویٰ رحیمیه: ۱۰/۳۲۶)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل پر گیم کھیلنا

سوال نمبر (۳۰)...... بذریعہ موبائل گیم کھیلنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۳۰)...... موبائل کے ذریعہ گیم کھیلنا اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرنا اور لایعنی کام ہے اس سے احتراز لازم ہے۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من حسن اسلام المرء ترکه مالایعنيه۔ (شعب الایمان حدیث: ۴۹۸۷)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل سے گانا سننا

سوال نمبر (۳۱)...... بذریعہ موبائل بغیر تصویر کے گانا سننا شرعا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۳۱)...... گانا سننا بہرحال گناہ ہے خواہ تصویر کے ساتھ ہو یا بلا تصویر، موبائل سے ہو یا کسی اور آلہ سے۔

فی الحدیث: "من جلس الی قینة یسمع منها صبّ فی اذنه الآنک یوم القیامة" (قرطبی: ۷/۵۰، پ۲۱) **واستماع ضرب الدف والمزمار وغیر ذلک حرام.** (شامی زکریا: ۹/۵۶۶)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل سے دینی بیانات وغیرہ سننا

سوال نمبر (۳۲)...... بذریعہ موبائل دینی بیانات یا نعت شریف وغیرہ کا تصویر کے ساتھ یا بغیر تصویر کے سننا کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب نمبر (۳۲)...... بذریعہ موبائل دینی بیانات اور نعتیہ نظموں وغیرہ کا سننا جائز ہے بشرطیکہ اس میں تصاویر، میوزک، اور عورتوں کی آواز نہ ہو۔ نیز قوالیوں کا سننا بھی جائز نہیں ہے۔ (مستفاد امداد الفتاویٰ: ۵/۲۴۹، کفایت المفتی: ۹/۲۰۷)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل پر نعت یا اشعار سننا

سوال نمبر (۳۳)...... موبائل پر نعت یا اشعار سننا کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب نمبر (۳۳)...... جس نعت یا اشعار کو اجنبی عورت پڑھ رہی ہو (یا اجنبی عورت نہیں پڑھ رہی ہے بلکہ مرد پڑھ رہا ہے لیکن) اس کے ساتھ طبلہ سارنگی وغیرہ مزامیر ہیں تو ایسی نعت اور اشعار کا سننا حرام ہے چاہے موبائل پر ہو یا بلا موبائل کے۔

اور اگر محض خوش آوازی کے ساتھ کچھ اشعار پڑھے جائیں اور پڑھنے والی عورت یا امرد نہ ہو اور نعت اور اشعار کے مضامین بھی فحش یا کسی دوسرے گناہ (مثلاً شرکیہ الفاظ وغیرہ) پر مشتمل نہ ہو تو جائز ہے چاہے موبائل پر ہو یا بلا موبائل کے.(مستفاد: معارف القرآن:سورۂ لقمان ۸۹/۶)

محمد اسماعیل برہانپوری

بذریعہ موبائل قوالی سننا

سوال نمبر (۳۴)......بذریعہ موبائل قوالی سننا کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب نمبر (۳۴)......بذریعہ موبائل قوالیاں سننا جائز نہیں ہے.(ماخوذ مسئلہ نمبر ۳۲)

محمد اسماعیل برہانپوری

قرض خواہ کے تقاضے سے بچنے کیلئے موبائل کو خاص طریقہ سے بند کرنا

سوال نمبر (۳۵)......اگر کوئی قرض دار، قرض خواہ کے تقاضہ سے بچنے کیلئے قرض خواہ کے نمبر کے ساتھ اپنے موبائل کو اس طور پر بند کردے کہ اگر قرض خواہ قرض دار سے رابطہ قائم کرنا چاہے تو اسے قرض دار کے موبائل کا بند ہونا یا آؤٹ آف کوریج ہونا یا نمبر کا بزی ہونا سنائی دے حالاں کہ حقیقت میں موبائل نہ بند ہو نہ آؤٹ آف کوریج میں ہو نہ نمبر بزی ہو تو ایسا کرنا شرعی اعتبار سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب نمبر (۳۵)......قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا شرعاً ظلم ہے، اس کے لئے جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے گا وہ درست نہ ہوگا، لہٰذا قرض خواہ کو پریشان کرنے کی غرض سے موبائل کو اس طرح سیٹ کرنا کہ قرض خواہ کا رابطہ نہ ہوسکے درست نہیں

ہے، اگر مہلت کی ضرورت ہو تو صاحب معاملہ سے پوری بات کر کے مہلت لے لے۔

عن ابن عمر قال: قال رسول اللہ ﷺ مطل الغنی ظلم.

(مسلم شریف: ۱۸/۲، مسند احمد: ۷۱/۲)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل پر مس کال کرنا

سوال نمبر (۳۶)...... کسی کے موبائل پر اس لئے مس کال کرنا کہ وہ فون ملائے اور مس کال کرنے والے کا خرچہ نہ ہو کیسا ہے؟

جواب نمبر (۳۶)...... مس کال کرنے کے سلسلہ میں قدرے تفصیل ہے، اگر وہ شخص جس کو مس کال کی جارہی ہے اس سے بے تکلفی ہے یا یہ علم ہے کہ وہ جب خود کال ملائے گا تو اسے ناگواری نہیں ہوگی تو ایسے شخص کو مس کال کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر کسی اجنبی شخص یا ایسے شخص کو مس کال کی جائے جسے خود کال کرنے میں ناگواری ہو تو یہ عمل درست نہیں۔

قولہ تعالیٰ: او صدیقکم۔ (الآیۃ) ثم ان نفی الحرج فی الاکل المذکور مشروط بما اذا علم الاٰکل رضا صاحب المال باذن صریح او قرینۃ لانہ تخیص ھؤلاء لاعتیاد البسط بینھم.

(روح المعانی: ۱۰/ ۳۲۳، زکریا)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل میں کال ویٹنگ سسٹم کرنا

سوال نمبر (۳۷)...... کال ویٹنگ یعنی اپنے موبائل میں اس طرح سسٹم کر دینا کہ باتیں کرتے ہوئے اگر کوئی دوسرا شخص کال ملائے تو اس کو گھنٹی سنائی دے گی، لیکن وہ حقیقت میں انتظار کرنے والوں کی صف میں ہوگا۔ اور اس کو پتہ نہیں ہوگا، تو ایسا کرنے میں یہ کہیں ایذا رسانی میں تو داخل نہیں ہے؟

جواب نمبر (۳۷)...... کال ویٹنگ سسٹم میں کوئی حرج نہیں ہے، اس میں قصداً ایذاء مسلم کا پہلو نہیں پایا جاتا، یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص گھر میں کسی کام میں مشغول ہو اور باہر سے آنے والا شخص گھنٹی بجا کر واپس چلا جائے۔

مستفاد: وان اتى دار غيره ليستأذن للدخول ثلاثاً، فاذا اذن له دخل والا رجع سالماً عن الحقد والعداوة (شامی زکریا: ۹/۵۹۲)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل کے ذریعہ گھنٹی بجا کر پریشان کرنا

سوال نمبر (۳۸)...... اگر زید عمرو کے موبائل سے رابطہ قائم کرنے کے لئے ڈائل کرے پھر فوراً ایک دو گھنٹی بجنے کے بعد بند کردے تاکہ اس کو پریشان کرے تو شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

جواب نمبر (۳۸)...... موبائل کی گھنٹیاں بجا کر کسی کو پریشان کرنا ناجائز اور گناہ ہے۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده.

(بخاری شریف: ۱/۶ مستفاد معارف القرآن: ۶/۳۸۶)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل کی گھنٹی بجنے پر اٹھا کر بات نہ کرنا

سوال نمبر (۳۹)...... موبائل کی گھنٹی بجنے دینا اور اٹھا کر بات نہ کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب نمبر (۳۹)...... کچھ لوگوں کے موبائل کی گھنٹی بجتی رہتی ہے اور کوئی پروا نہیں کرتے اور نہ پوچھتے ہیں کہ کون ہے؟ کیا کہنا چاہتا ہے؟ یہ اسلامی اخلاق کے

خلاف اور بات کرنے والے کی حق تلفی ہے جیسے حدیث میں آیا ہے "اِنَّ لِزَوْرِکَ حَقًّا" یعنی جو شخص آپ کی ملاقات کو آئے اُس کا تم پر حق ہے کہ اس سے بات کرو اور بلاضرورت ملاقات سے انکار نہ کرو اسی طرح جو آدمی موبائل یا ٹیلفون پر آپ سے بات کرنا چاہتا ہے اُس کا حق ہے کہ آپ اس کو جواب دیں. (ماخوذ معارف القرآن، سورۃ النور: ۱۰۶/۶)

محمد اسماعیل برہانپوری

موبائل پر ہیلو سے گفتگو کا آغاز

سوال نمبر (۴۰)...... موبائل یا ٹیلی فون پر ہیلو (*Hello*) سے کلام کا آغاز کرنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۴۰)...... موبائل یا ٹیلی فون پر گفتگو کا آغاز السلام علیکم سے کرنا چاہئے اگر ہیلو وغیرہ کے ذریعہ گفتگو کا آغاز کیا گیا تو یہ سنت کے خلاف ہوگا۔

عن جابر قال قال رسول الله ﷺ السلام قبل الکلام

(ترمذی شریف: ۹۰/۲، مستفاد: انوار رحمت: ۱۰۵)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

فون اٹھاتے وقت کیا لفظ استعمال کیا جائے

سوال نمبر (۴۱)...... بعض وقت موبائل میں غلط نمبر والے فون بھی آتے ہیں اور غیر مسلموں کے فون بھی آتے ہیں تو کیا فون اٹھاتے ہی سلام کرنا چاہئے یا پہلے کوئی اشاریہ استعمال کرے جیسے کہے: جی فرمایئے! اور جب جانب آخر کچھ کہے تو سمجھ کر سلام کرے یا جواب دے؟

جواب نمبر (۴۱)...... فون پر گفتگو کی ابتداء السلام علیکم سے کرنا بہتر ہے اور اگر فون اٹھاتے وقت یہ معلوم نہ ہو کہ فون کرنے والا مسلمان ہے یا غیر مسلم؟ اور فون اٹھانے والے نے بے خبری میں سلام کردیا تو اس میں کوئی قباحت نہیں، البتہ غیر مسلم کو جان بوجھ کر

سلام کرنا ممنوع ہے۔ (مستفاد: انوار رحمت: ۱۰۹)

عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنه ان رجلاً سال النبی ﷺ ای الاسلام خیر؟ قال: تطعم الطعام وتقرء السلام علیٰ من عرفت ومن لم تعرف. (بخاری شریف: ۱/۸)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

بار بار موبائل فون آنے پر بار بار سلام کرنا

سوال نمبر (۴۲)...... زید نے موبائل فون سے بات کی، پھر بات پوری ہونے پر موبائل بند کر دیا، پھر پہلی مرتبہ کچھ بات بھول گیا تھا تو دوبارہ فون تھوڑی دیر بعد یا ایک آدھ گھنٹہ بعد کیا، پھر رکھنے کے بعد تیسری مرتبہ اور کسی کام سے موبائل سے بات کی تو کیا زید کو ہر مرتبہ موبائل فون کرنے پر ہر مرتبہ سلام کرنا چاہئے؟

جواب نمبر (۴۲)...... ایک بار موبائل میں دعاء سلام اور گفتگو کے بعد موبائل رکھ دیا جائے، پھر ایک آدھ منٹ کے بعد دوبارہ موبائل ملایا جائے تو اسی طرح گفتگو سے پہلے سلام سے ابتداء کرنا مسنون ہے جس طرح پہلی مرتبہ کی جا چکی ہے۔ ایسے ہی جب بار بار موبائل کی ضرورت پڑ جائے تو ہر بار سلام سے گفتگو کی ابتداء کرنا مسنون ہوگا۔

عن ابی هریرة قال اذا لقی احدکم اخاه فلیسلّم علیه فان حالت بینهما شجرة او جدار او حجر ثم لقیه فلیسلّم علیه.

(ابوداؤد: ۲/۷۰۷، مستفاد: انوار رحمت: ۱۰۸)

محمد اسماعیل برہانپوری

موبائل رکھتے وقت سلام کرنا

سوال نمبر (۴۳)...... موبائل پر بات ختم کرنا ہو تو کیا سلام پر بات ختم کرنا چاہئے؟

جواب نمبر (۴۳)...... جب موبائل میں دعاء سلام کے بعد گفتگو شروع ہو جائے اور گفتگو کے ختم پر موبائل رکھنے کا وقت آجائے تو سلام کے ساتھ موبائل رکھنا مسنون ہوگا۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا انتھیٰ احدکم الی المجلس فلیسلّم فاذاارادان یقوم فلیسلّم فلیست الاُولیٰ باحق من الاٰخرۃ (ابوادوٗد شریف: ۲/۷۰۷، مستفاد: انوار رحمت: ۱۰۸-۱۰۹)

محمد اسماعیل برہانپوری

موبائل پر کس وقت بات کرنا چاہئے

سوال نمبر (۴۴)...... موبائل پر کسی شخص سے کس وقت بات کرنا چاہئے؟

جواب نمبر (۴۴)...... کسی شخص کو ایسے وقت موبائل پر مخاطب کرنا جو عادۃً اُس کے سونے یا دوسری ضروریات میں یا نماز میں مشغول ہونے کا وقت ہو بلاضرورتِ شدیدہ جائز نہیں کیونکہ اس میں بھی وہی ایذارسانی (تکلیف پہونچانا) ہے جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت داخل ہونے اور اس کی آزادی میں خلل ڈالنے سے ہوتی ہے۔

(ماخوذ معارف القرآن، سورۃ النور: ۶/۱۰۶)

محمد اسماعیل برہانپوری

موبائل پر مخاطب سے لمبی بات کرنا

سوال نمبر (۴۵)...... موبائل پر سامنے والے سے لمبی بات کرنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۴۵)...... موبائل پر اگر کوئی طویل بات کرنا ہو تو پہلے مخاطب سے دریافت کرلیا جائے کہ آپ کو ذرا سی فرصت ہو تو میں اپنی بات عرض کروں کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ موبائل کی گھنٹی بجنے پر آدمی طبعًا مجبور ہوتا ہے کہ فوراً معلوم کرے کہ کون کیا کہنا چاہتا ہے؟ اور اِس ضرورت سے وہ کسی بھی حال میں اور ضروری کام میں ہو تو اس کو

چھوڑ کر موبائل اٹھاتا ہے۔کوئی بے رحم آدمی اُس وقت لمبی بات کرنے لگے تو سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔(ماخوذ: از معارف القرآن، سورۃ النور:۶/۱۰۶)

محمد اسماعیل برہانپوری

موبائل پر بیجا بات کرنا

سوال نمبر (۴۶)......اگر ایک ہی کمپنی کے دو موبائل دو الگ الگ آدمیوں کے پاس ہوں اور یہ دونوں اپنے ایک ہی کمپنی کے موبائل سے جتنی دیر چاہے بات کر سکتے ہیں، تو ایسی صورت میں یہ دونوں کتنی دیر تک بات کر سکتے ہیں؟ آیا بقدر ضرورت پر اکتفاء کریں یا ضرورت سے زائد بے جا گفتگو بھی کر سکتے ہیں؟

جواب نمبر (۴۶)......جب کمپنی نے یہ سہولت دے رکھی ہے کہ اس کے موبائل پر جتنی دیر تک چاہیں باتیں کر سکتے ہیں تو شرعاً معاملے کے اعتبار سے باتیں کرنے میں وقت کی کوئی تحدید نہیں کی جائے گی، البتہ گپ شپ اور بلا ضرورت جھک بازی کسی بھی حال میں درست نہیں، خواہ موبائل پر ہو یا موبائل کے بغیر۔

عن المغيرة بن شعبة قال: نهىٰ رسول الله ﷺ عن قيل وقال وكثرة السوال واضاعة المال. (بخاری شریف: حدیث: ۶۴۷۳)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل کے ذریعہ قبرستان میں بات چیت کرنا

سوال نمبر (۴۷)......موبائل کے ذریعہ قبرستان میں بات چیت کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب نمبر (۴۷)......موبائل کے ذریعہ قبرستان میں ضروری بات چیت کی جاسکتی ہے۔

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

موبائل کے ذریعہ بیت الخلاء میں بات کرنا

سوال نمبر (۴۸)......بہت سے لوگ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں تو پہلے بیت الخلاء کا رُخ کرتے ہیں اور ان کے جیب میں موبائل ہوتا ہے اور کبھی بیت الخلاء میں موبائل کی (بیل) بجنے پر یہ بیت الخلاء میں بیٹھا ہوا شخص موبائل پر بات شروع کر دیتا ہے۔ تو پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے بیت الخلاء میں موبائل پر بات کرنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۴۸)......بیت الخلاء میں بیٹھے ہوئے بیت الخلاء کے متعلق ضروری باتوں (مثلاً اندر پانی نہیں ہے تو کسی سے پانی طلب کرنے کے لئے بات کی، یا باہر سے کسی نے دروازہ بند کر دیا اس کے کھلوانے کے لئے بات کی وغیرہما) کے علاوہ بات کرنا مکروہ (خلاف اولیٰ) ہے، چاہے موبائل کے ذریعہ ہو یا بلا موبائل کے اس لئے کہ حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ ایسے شخص پر جو پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے بات کرے اس پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوتا ہے۔ (والتکلم علیھما) ای البول والغائط (مستفاد: شامی قدیم: ۱/۲۲۹، مکتبہ نعمانیہ دیوبند)

عن ابی سعید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لایخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتھما یتحدّثان فان اللہ عزّ وجلّ یمقت (ای یغضب) علی ذالک

(مستفاد: ابوداؤد : ۱/۳، یاسر ندیم اینڈ کمپنی)

محمد اسماعیل برہانپوری

مدرس اور ٹیچر کا مدرسہ یا اسکول کے وقت میں موبائل پر بات کرنا

سوال نمبر (۴۹)......زید ایک مدرسہ میں استاذ ہے، دورانِ درس اس کا موبائل بج رہا ہے تو کیا وہ درس روک کر اس کا جواب دے سکتا ہے؟ کیا اس سے اوقاتِ

مدرسہ کے تحفظ میں کوتاہی تو نہیں ہے؟ جب کہ موبائل کا جواب دیئے بغیر یہ تعیین مشکل ہے کہ فون ضروری ہے یا غیر ضروری؟

اسی طرح زید ایک حفظ کا مدرس ہے، طالب علم کا قرآن سن رہا ہے، درمیان میں موبائل کی گھنٹی بجی تو قرآن سنانے والے طالب علم کی تلاوت روک کر موبائل کا جواب دیا یا تلاوت جاری ہے اور یہ اپنے موبائل میں بات کرے؟ کیا اس سے منع عن ذکر اللہ والی بات لازم آئے گی؟

جواب نمبر (۴۹).....مدرّس اور ٹیچر کے حق میں مدرسہ یا اسکول کے اوقات امانت ہیں۔ اس لئے کہ عقد اجارہ کے ذریعہ انہوں نے اپنے اِن اوقات کو مدرسہ یا اسکول کے ہاتھ فروخت کردیا ہے گویا وہ خود اس کے مالک نہیں ہیں۔ اس کے بعد مدرسہ یا اسکول نے ان اوقات میں جو تدریسی یا غیر تدریسی خدمت ان کے حوالہ کی ہے اس کی ان اوقات میں انجام دہی کے لئے خود انہی پر اعتماد کیا۔ اب اگر وہ ان اوقات میں موبائل سے بات چیت کرینگے تو گویا انہوں نے اِن اوقات کے مدرسہ یا اسکول کی ہدایت کے مطابق استعمال کرنے میں ان پر کیے گئے اعتماد کی خلاف ورزی کرکے خیانت کا ارتکاب کیا جو درست نہیں۔ اس لئے ان حضرات کو اِن اوقات میں اپنا موبائل بند ہی رکھنا چاہئے تاکہ گفتگو کی نوبت نہ آئے۔

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

اور خاص کر مدرسینِ حفظ کو اس کا زیادہ اہتمام رکھنا چاہئے، اور جب بچے سبق سنا رہے ہوں تو مدرسین کو موبائل پر یا کسی دوسرے شخص سے بات میں مشغول نہیں رہنا چاہئے، اس لئے کہ قرآن پاک میں تلاوت کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. (الاعراف: ۲۰۴ معارف القرآن: ۴/۱۶۱)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

مدرسہ کے طلباء کا موبائل استعمال کرنا

سوال نمبر (۵۰)......مدرسہ کے طلباء کا موبائل استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۵۰)......طلباء کے لئے موبائل کا استعمال ان کی یکسوئی (جو حصول علم کے لئے ضروری ہے اس) میں مخل ہونے کے ساتھ اسراف بھی ہے۔ یہ تو اس وقت ہے جبکہ وہ احتیاط کے ساتھ اس کو استعمال کرتے ہوں۔ ورنہ جیسا کہ دستور ہے. بہت ساری خرابیوں کا باعث ہونے کی وجہ سے درست نہیں.

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

کنواری لڑکی کا موبائل استعمال کرنا

سوال نمبر (۵۱)......کنواری لڑکی کا موبائل استعمال کرنا کیسا ہے؟ جبکہ وہ عشق میں غیر محرم سے بات کرتی رہتی ہے.

جواب نمبر (۵۱)......موبائل کا استعمال عام ہو جانے کی وجہ سے جوان لڑکے اور لڑکیاں بھی بلا جھجک استعمال کرنے لگے ہیں اور اس کی وجہ سے نوجوان نسل میں جو خرابیاں آرہی ہے ہیں وہ سمجھدار لوگوں کی نگاہ سے مخفی نہیں۔ حدیث پاک میں منقول ہے کہ زبان بھی زنا کرتی ہے اور زبان کا گناہ غیر محرم عورت سے بات چیت کرنا ہے۔ موبائل کی نحوست سے زبان کا یہ زنا بہت ہی عام ہو چکا ہے خود استعمال کرنے والے دانشمند حضرات بھی اس کا استعمال بلا ضرورت کر کے فضول خرچی کے گناہ میں مبتلا ہیں اِس سے خود بچنا اور اپنی اولاد کو بچانا نہایت ضروری ہے۔ فقط اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے.

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

موبائل کے ذریعہ دوستی گانٹھنا

سوال نمبر (۵۲)......موبائل کی بعض کمپنیاں (*Ekcall*۔ ایک

کال) کے نام سے میسج بھیجتی رہتی ہیں جس میں وہ اپنے کسٹومروں کو ایک خاص نمبر فراہم کرتی ہیں تا کہ وہ اس نمبر پر ڈائل کر کے کچھ نئے دوستوں سے اپنی جان پہچان کرالیں، جس میں کبھی مردوں سے جان پہچان ہوتی ہے تو کبھی عورتوں سے، تو کیا کسی کے لئے جائز ہے کہ وہ اس مخصوص نمبر پر ڈائل کر کے نئے دوستوں مثلاً مردوں یا عورتوں سے اپنی جان پہچان کرائے؟

جواب نمبر (۵۲)...... اجنبی مردوں سے بلا وجہ دوستی قائم کرنا وقت کی بربادی اور لا یعنی مشغلہ ہے اور اجنبی لڑکیوں سے موبائل وغیرہ کے ذریعہ دوستی کرنا شرعاً حرام ہے اور بدترین معصیت تک پہنچانے والا ہے۔

قوله: ان صوتها عورة هومافي النوازل وجرىٰ عليه مافي المحيط والكافي حيث عللاً عدم جهرها بالتلبية بأن صوتها عورة (طحطاوی علی المراقی اشرفی : ۲۴۲)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

اجنبی لڑکے، لڑکی کا میسج کے ذریعہ گفتگو کرنا

سوال نمبر (۵۳)...... کسی لڑکے کا اجنبی لڑکی سے بذریعہ میسج گفتگو کرنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۵۳)...... میسج پر گفتگو بھی آمنے سامنے گفتگو کے مانند ہے، اس لئے جس طرح اجنبی لڑکی سے بالمشافہ گفتگو منع ہے، اسی طرح میسج کے ذریعہ بھی گفتگو جائز نہیں۔

ولايكلم الاجنبية الاعجوزاًاوسلمت (شامی زکریا: ۵۰۳/۹)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل پر اجنبی عورت سے گفتگو کرنا

سوال نمبر (۵۴)......موبائل آفس (*Customer Care*) کو فون کرنے پر وہاں ایک عورت فون پر موجود ہے تو کیا اس سے گفتگو کرنے میں کوئی حرج ہے؟ جب کہ بات کوئی اہم نہیں، اس کے بغیر بھی معاملہ حل ہو جائے گا۔

جواب نمبر (۵۴)...... بلا کسی ضرورت کے اجنبی عورت سے بات چیت کی اجازت نہیں، لیکن اگر کوئی ضرورت درپیش ہو تو اجنبی عورت سے بقدر ضرورت بات چیت کی گنجائش ہے۔

وصوتها على الراجح عبارة البحر عن الحلية انه الاشبه وفي النهر وهو الذى ينبغى اعتماده. (در مع الشامی: ۲/۷۷)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل میں بلا اجازت گفتگو ٹیپ کرنا

سوال نمبر (۵۵)...... بذریعہ موبائل بلا اجازت کسی کی گفتگو کو ٹیپ کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب نمبر (۵۵)...... عام حالات میں بلا اجازت موبائل میں کسی کی گفتگو ٹیپ کرنا جائز نہیں، کیوں کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ’’مجلسوں میں کہی ہوئی بات امانت ہے‘‘ اور ٹیپ کرنے کی وجہ سے یہ امانت محدود نہ رہ سکے گی، بلکہ اس کے دوسروں تک پہنچنے کا عین امکان ہے۔

عن جابر بن عبد الله عن النبى ﷺ قال: اذا حدث الرجل الحديث ثم التفت فهى امانة. (ترمذی: ۲/۱۷) **وقال محشيه: قوله ثم التفت: يعنى اذا حدث احد عنده حديثا ثم غاب صار حديثه امانة عندك لا يجوز اضاعتها والخيانة فيها بافشائها.** (حاشیه الترمذی: ۶)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل کے وال پیپر پر اللہ یا قرآن یا کلمہ شریفہ رکھنا

سوال نمبر (۵۶)......موبائل میں اللہ یا قرآن یا کلمہ والا وال پیپر رکھنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۵۶)......بعض لوگ موبائل کی اسکرین پر وال پیپر کی جگہ میں قرآن شریف کی آیت رکھتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ قرآن کی وہ آیت چوبیس گھنٹے موبائل کی اسکرین پر رہتی ہے ایسی حالت میں بغیر وضوء کے اُس موبائل کو پکڑنا جائز نہیں ہے۔

اس کے علاوہ اُس آیت کے اسکرین پر ہونے کے ساتھ جن لوگوں کے فون نمبر ان کے نام کے ساتھ موبائل میں محفوظ کیے ہیں ضرورت کے وقت وہ نمبر نام کے ساتھ اسکرین پر آجاتے ہیں اُس وقت اُس نمبر اور نام کے نیچے آیت یا اللہ کا نام ہوتا ہے۔

سوچنے کی بات ہے کہ قرآن کی آیت یا اللہ تعالیٰ کے نام کے اوپر لوگوں کے نام ہو۔اور اُس میں بھی وہ نام کسی غیر مسلم کا ہو اور حقیقت میں وہ نام کسی دیوی یا دیوتا میں پایا جاتا ہو تو وہ دیوی دیوتا کا نام قرآن پاک کی آیت یا اللہ کے نام کے اوپر لکھا ہوا دکھائی دیتا ہے تو کیا کسی مومن کی غیرت اِس کو برداشت کر سکتی ہے۔(لہٰذا، اِس قرآن پاک کی آیت یا لفظ اللہ والے وال پیپر کو موبائل کی اسکرین پر نہیں رکھنا چاہیے)۔

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

موبائل کی اسکرین پر جاندار یا کسی عورت کی تصویر رکھنا

سوال نمبر (۵۷)......موبائل کی اسکرین پر جاندار کی تصویر یا کسی عورت کی تصویر رکھنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۵۷)......اس کا حرام ہونا ظاہر ہے(یعنی اسکرین پر جاندار یا عورت کی تصویر رکھنا حرام ہے)۔

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

موبائل میں کسی شخص کی تصویر فٹ کرنا

سوال نمبر (۵۸)...... موبائل میں اس طریقہ پر کسی شخص کی تصویر فٹ کرنا کہ فون آتے ہی بجائے نمبر کے اس شخص کی تصویر آئے، کیسا ہے؟

جواب نمبر (۵۸)...... موبائل میں اس طرح تصویر فٹ کرنا کہ فون آتے ہی بجائے نمبر کے اس شخص کی تصویر آئے درست نہیں ہے۔

لاتمثال انسان اوطير لحرمة تصوير ذی روح.

(شامی زکریا : ۵۱۹/۹)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل کے ذریعہ تصویر کشی

سوال نمبر (۵۹)...... بذریعہ موبائل کسی جاندار کی تصویر لینا شرعاً کیسا ہے؟ اور مزید یہ کہ اس کو اپنے موبائل میں محفوظ کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟ اور جاندار کی تصویر کو محفوظ کر کے حالت نماز میں اپنے پاس رکھنے سے اس کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب نمبر (۵۹)...... موبائل کے ذریعہ تصویر کھینچنا اور محفوظ کرنا اکثر علماء کے نزدیک ناجائز ہے، لیکن چونکہ یہ تصاویر موبائل میں اس طرح محفوظ ہوتی ہیں کہ پروگرام کھولے بغیر وہ نظر نہیں آتیں، اور اگر انہیں اسکرین پر ظاہر کیا جائے تو وہ بہت چھوٹی اور بسا اوقات غیر واضح ہوتی ہیں اور موبائل کے جیب وغیرہ میں ہونے کی وجہ سے ڈھکی رہتی ہیں، اس لئے ایسے موبائل کو رکھنے کے باوجود نماز درست ہو جائے گی۔

لاتمثال انسان اوطير لحرمةتصوير ذی روح(شامی زکریا ۹/ ۵۱۹) **لوكان علی خاتم فضة تماثيل لايكره وليس كتماثيل فی الثياب، فی البيوت لانه صغير.**(شامی زکریا: ۹/ ۵۱۹)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل کے ذریعہ جاندار تصویری میسج بھیجنا

سوال نمبر (۶۰)...... کسی شخص کا دوسرے کو اس کی طلب پر یا اس کے طلب کیے بغیر ہی جاندار کی تصویر والے میسج کا بھیجنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۶۰)...... جانداروں کی تصویر والے میسج کا بھیجنا ناجائز ہے۔

قلت : وقدمنا ثمه معزيا للنهر ان ما قامت المعصية بعينه يكره بيعه تحريماً والافتنزيهاً. (شامی زکریا : ۵۶۱/۹)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل کے ذریعہ غیر جاندار تصویری میسج بھیجنا

سوال نمبر (۶۱)...... کسی شخص کا دوسرے کو اس کی طلب پر یا اس کے طلب کیے بغیر ہی غیر جاندار کی تصویر والے میسج کا بھیجنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۶۱)...... غیر جانداروں کی تصویر والے میسج کا بھیجنا جائز ہے.

محمد اسماعیل برہانپوری

موبائل کے ذریعہ فلم یا گانا بھیجنا

سوال نمبر (۶۲)...... کسی شخص کا اپنے موبائل سے دوسرے کے موبائل میں (*Tooth Blue*) یا (*Infrared*) کے ذریعہ فلم یا گانا بھیجنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۶۲)...... ایک موبائل سے دوسرے موبائل میں فلم یا گانا بھیجنا شرعاً ناجائز اور سخت گناہ ہے۔

استماع ضرب الدف والمزمار وغير ذلك حرام. (شامی زکریا: ۵۶۶/۹)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل میں قرآن کریم اور احادیث شریفہ وغیرہ محفوظ کرنا

سوال نمبر (۶۳)...... کسی شخص کا اپنے موبائل میں قرآن وحدیث یا ادعیۂ ماثورہ کو تحریری شکل میں محفوظ کرنا کیسا ہے؟ اور اس کو لے کر استنجاء و بیت الخلاء اور دیگر مقاماتِ نجسہ وخبیثہ جیسے رقص کے اڈے اور فلم تھیٹروں وغیرہ میں جانا کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب نمبر (۶۳)...... موبائل میں قرآن وحدیث اور ادعیۂ ماثورہ وغیرہ محفوظ کرنے میں کوئی حرج نہیں، البتہ اگر انہیں کھول کر چلایا جارہا ہو تو اس حالت میں بیت الخلاء اور استنجاء وغیرہ میں اس موبائل کو لے جانا سخت بے ادبی شمار ہوگا، تاہم موبائل اگر بند ہے یا پروگرام بند ہے جس میں آیت وغیرہ محفوظ ہیں تو بند ہونے کی حالت میں موبائل کو استنجاء وغیرہ میں لے جانا منع نہیں۔

فلو نقش اسمه تعالیٰ او اسم نبیه ﷺ استحب ان یجعل الفص فی کمه اذا دخل الخلاء (شامی زکریا: ۹/۵۱۹).

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

اسکرین پر لفظ اللہ یا آیت یا حدیث یا کلمہ لکھے ہوئے موبائل کو لیکر بیت الخلاء میں جانا

سوال نمبر (۶۴)...... اسکرین پر لفظ اللہ یا آیت یا حدیث یا کلمہ لکھے ہوئے موبائل کو لیکر بیت الخلاء میں جانا شرعاً کیسا ہے؟

جواب نمبر (۶۴)...... جب اسکرین پر لفظ اللہ یا آیتِ قرآنی یا حدیث یا کلمہ لکھا ہوا ہو تو ایسے موبائل کو جیب میں اس طرح لیکر بیت الخلاء میں جانا کہ وہ تحریر اندر چھپی ہوئی ہو اس کی اجازت ہے۔ اور اندر جانے کے بعد بھی اس کو جیب سے نکالا نہ جائے۔ ورنہ (بیت الخلاء میں لے جانا) درست نہیں ہے۔

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

قرآن کریم والے موبائل کو بلا وضوء چھونا

سوال نمبر (۶۵)......بغیر وضوء کے اپنے موبائل کا چھونا جس میں قرآن کریم یا احادیثِ شریفہ وغیرہ کو چلایا جارہا ہو کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب نمبر (۶۵)......اگر موبائل کی اسکرین پر قرآن یا احادیث شریفہ کے حروف دکھائی دے رہے ہوں تو ان حروف (اسکرین پر) پر بلا وضوء ہاتھ رکھنا درست نہیں، لیکن اگر یہ پروگرام بند ہو تو ایسے موبائل کو بلا وضوء چھونا منع نہیں۔

یمنع دخول مسجد (الی قوله) ومسه ای القرآن ولوفی لوح او درهم او حائط (شامی زکریا: ۱/۴۸۸)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

اسکرین پر قرآنی آیت کو بلا وضوء چھونا

سوال نمبر (۶۶)......موبائل کی اسکرین پر قرآنی آیت ہے، تو کیا بلا وضوء اس اسکرین کو چھو سکتے ہیں؟

جواب نمبر (۶۶)......جس اسکرین پر قرآن کی آیت نمایاں ہو تو اس اسکرین کو بلا وضو چھونا احتیاط کے خلاف ہے۔

ومسه ای القرآن ولوفی لوح او درهم او حائط.

(شامی زکریا: ۱/۴۸۸)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل میں قرآن بلا وضوء لکھنا

سوال نمبر (۶۷)......موبائل میں قرآن بلا وضوء لکھنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۶۷)......موبائل میں جو قرآن ہوتا ہے وہ پکچر کی شکل میں

ہوتا ہے۔ اگر موبائل میں ایسا پروگرام ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہو کہ قرآن کریم کو موبائل کے بٹن سے لکھ بھی سکتے ہیں جیسا کہ کمپیوٹر میں لکھا جاتا ہے تو اس موبائل کے بٹن سے قرآن پاک بلا وضوء لکھنا جائز نہیں ہے۔ مکروہ ہے۔

محمد اسماعیل برہانپوری

موبائل کی اسکرین پر اللہ اور رسول کا نام لکھنا

سوال نمبر (۶۸)...... کسی شخص کا اپنے موبائل کی اسکرین میں اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو یا قرآن کی آیتوں کو یا کعبہ ومدینہ وغیرہ مقاماتِ مقدسہ کی تصویر کو رکھنا شرعاً کیسا ہے؟ اور اس کو لیکر استنجاء وبیت الخلاء میں جانا یا پائجامہ کے جیب میں رکھنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۶۸)...... موبائل کی اسکرین پر اللہ اور پیغمبر علیہ السلام کا نام یا قرآنی آیات وغیرہ لکھنا فی نفسہٖ درست ہے، لیکن ان آیات وغیرہ کے ظاہر ہونے کی حالت میں اسے استنجاء میں لے جانا درست نہیں، ایسی جگہوں پر جانے سے پہلے موبائل کو بند کردینا چاہئے، تاکہ ان مقدس کلمات کی بے ادبی نہ ہو، اسی طرح جس موبائل کی اسکرین پر اللہ اور پیغمبر علیہ السلام کا نام واضح ہو اس کو پاجامہ یا پینٹ کے جیب میں رکھنا بے ادبی ہے۔

فلونقش اسمه تعالیٰ او اسم نبيه ﷺ استحب ان يجعل الفص في كمه اذا دخل الخلاء (شامی زکریا : ۹/۵۱۹)

حضرت مفتی محمد سلمان منصورپوری صاحب

مسجد میں موبائل کو کھلا رکھ کر آنا

سوال نمبر (۶۹)...... موبائل کھلا رکھ کر مسجد میں آنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۶۹)...... مسجد میں موبائل کھلا رکھ کر آنا مسجد کے احترام کے

خلاف ہے کیوں کہ اگر اچانک موبائل کی گھنٹی بجنی شروع ہوجائے تو شوروغل ہوگا جو کہ ممنوع ہے۔

والسادس ان لا یرفع فیہ الصوت من غیر ذکر اللہ تعالیٰ

(فتاویٰ عالمگیریہ: ۳۲۱/۵)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

مسجد میں موبائل بند رکھنے کا اعلان لگانا

سوال نمبر (۷۰)...... اکثر مسجدوں میں موبائل بند رکھنے کا اعلان لکھا ہوا یا لٹکا ہوا ہے یہ کیسا ہے؟

جواب نمبر (۷۰)...... چوں کہ موبائل کا استعمال اب بہت عام ہوگیا ہے اور اکثر لوگ نماز کیلئے موبائل بند کرنا بھول جاتے ہیں تو ایسی بھول کرنے والوں کیلئے یہ اعلان مناسب ہے تاکہ وہ مسجد میں داخل ہوتے ہی موبائل بند کردیں۔

محمد اسماعیل برہان پوری

نماز سے قبل موبائل بند کرنے کا اعلان کرنا

سوال نمبر (۷۱)...... بعض مساجد میں ائمۂ کرام اقامت اور نماز کے درمیان صفوں کو درست کرنے کے اعلان کے ساتھ ساتھ موبائل بند کرنے کا بھی اعلان کرتے ہیں، یہ شرعی نقطۂ نظر سے کیسا ہے؟

جواب نمبر (۷۱)...... چوں کہ موبائل کا استعمال اب بہت عام ہوگیا ہے اس لئے ضرورت کی بناء پر جماعت شروع ہونے سے پہلے موبائل بند کرنے کا اعلان نہ صرف جائز بلکہ مناسب ہے، تاکہ دورانِ نماز موبائل کی گھنٹی بجنے سے نماز میں خلل واقع نہ ہو۔

تتمة: بقي من المكروهات اشياء أخر ذكرها في المنية

وغيرها منها الصلاة بحضرة مايشغل البال ويخل بالخشوع.

(شامی زکریا : ۲/۴۲۵)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل پر مسجد میں دنیوی بات کرنا

سوال نمبر (۷۲)...... موبائل پر مسجد میں دنیوی بات کرنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۷۲)...... دنیوی باتیں جو خارجِ مسجد جائز اور مباح ہیں مسجد میں وہ بھی ناجائز ہے۔ اور جو خارجِ مسجد بھی ناجائز ہوں وہ مسجد میں سخت حرام ہیں چاہے موبائل پر ہوں یا بغیر موبائل کے ہوں۔ فتح القدیر میں لکھا ہے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں نیکیوں کو اِسطرح کھالیتی ہیں جس طرح آگ لکڑیوں کو کھالیتی ہیں۔ اور خزانۃ الفقہ میں لکھا ہے کہ جو شخص مسجد میں دنیا کی باتیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس دن کے عمل خبط (بے کار) کردیتے ہیں۔ الاشباہ، (منیۃ الساجد فی آداب المساجد: ۱۶)

محمد اسماعیل برہانپوری

موبائل پر مسجد میں دینی بات کرنا

سوال نمبر (۷۳)...... موبائل پر مسجد میں دینی بات کرنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۷۳)...... اگر دین کی باتیں ہوں تو فی نفسہٖ جائز ہے لیکن لوگوں کو بدگمانی سے بچانے اور لوگوں کو دین کی بات کی آڑ میں دنیوی بات کرنے سے بچانے کے لئے موبائل پر دینی بات کرنا بھی منع ہے۔

مستفاد: حدیث:- اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّهَمِ

(تفسیر عزیزی اردو : ۱۵۳)

محمد اسماعیل برہانپوری

موبائل سامنے رکھ کر نماز پڑھنا

سوال نمبر (۷۴)...... نمازی کا موبائل کو اپنے سامنے رکھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۷۴)...... نمازی کا موبائل کو اپنے سامنے رکھ کر نماز پڑھنا اچھا نہیں ہے مکروہ تنزیہی ہے اسلئے کہ یہ فعل خشوع میں خلل ڈالنے والا ہے اور ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں تھے کہ ایک شخص آیا جو کچھ لئے ہوئے تھا اس کو صف کے آگے ڈال دیا اور خود نماز میں شریک ہوگیا (جیسا کہ آج کل عموماً کیا جاتا ہے) فاروق اعظمؓ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس کو سزا دی کہ تو نے نمازیوں کو تشویش میں ڈالا۔ (منیۃ الساجد فی آداب المساجد: ۱۷-۱۸)

اس سے معلوم ہوا کہ موبائل کو سامنے رکھ کر نماز نہیں پڑھنا چاہئے اسلئے کہ یہ موبائل بھی تشویش میں ڈالنے والا ہے۔

محمد اسماعیل برہانپوری

تصویر والا موبائل سامنے رکھ کر نماز پڑھنا

سوال نمبر (۷۵)...... زید اپنا موبائل سامنے رکھ کر نماز پڑھ رہا ہے، موبائل کے اسکرین سیور پر کوئی تصویر ہے، دورانِ نماز وہ اسکرین والی تصویر موبائل پر آگئی، تو کیا اسے تصویر کے سامنے نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے گا؟

جواب نمبر (۷۵)...... موبائل کی اسکرین پر اگر ذی روح کی تصویر نمایاں ہے تو اس موبائل کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، مگر نماز درست ہوجائے گی۔

ولبس ثوب فیہ تماثیل ذی روح وان یکون فوق راسہ او بین یدیہ او بحذائہ یمنۃ ویسرۃ او محل سجودہ۔

(شامی زکریا: ۲/۴۱۶)

محمد اسماعیل برہانپوری

اسکرین پر جاندار کی تصویر والے موبائل کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا

سوال نمبر (۷۶)......اسکرین پر جاندار کی تصویر والے موبائل کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۷۶)......اسکرین پر جاندار کی تصویر رکھنا گناہ اور ناجائز ہے تاہم ایسے موبائل کے جیب میں ہونے کی صورت میں نماز صحیح ہے۔

(مستفاد: آپ کے مسائل اوران کا حل: ۳۱۲/۲)

محمد اسماعیل برہانپوری

شیطانی آوازیں

از......مولانا محمد اسلم شیخوپوری

ہمارے ایک جاننے والے انجینئر ہیں، پلاٹوں کی خرید وفروخت کا کاروبار کرتے ہیں، عمارتوں کے ٹھیکے بھی لیتے ہیں، ان کا حلقۂ احباب بڑا وسیع ہے۔ ایک بار اُن سے ہنگامی طور پر رابطہ کرنے کی ضرورت پیش آئی، اِدھر اُدھر سے اُن کا موبائل نمبر معلوم کرنے کی کوشش کی تو پتہ چلا کہ اُن کے پاس موبائل ہے ہی نہیں۔ ہمیں خاصا تعجب ہوا کیونکہ آج کل تو ہر کس وناکس کے پاس موبائل دکھائی دیتا ہے۔ حد یہ کہ گدھا گاڑی چلانے، پنکچر لگانے اور صفائی کرنے والوں کے پاس بھی موبائل نظر آجاتے ہیں۔ ملاقات ہوئی تو ہم نے اُن سے موبائل نہ رکھنے کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے بتایا کہ میں دل کا مریض ہوں، ڈاکٹر نے موبائل رکھنے سے منع کیا ہے۔ اُن کا جواب سُن میں سوچ میں پڑ گیا۔ انہوں نے پوچھا: یک دم خاموش کیوں ہوگئے، میں نے کوئی غلط بات کہہ دی ہے؟ میں نے کہا نہیں آپ کی بات درست ہے......مگر میں یہ سوچ رہا ہوں کہ آپ نے تو ایک دنیاوی ڈاکٹر کے

مشورہ پر اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے موبائل سے محروم رکھنا گوارہ کرلیا جب کہ بے شمار نمازی جو مخلص روحانی اطباء کے بار بار سمجھانے کے باوجود اپنے آپ کو تھوڑی سی دیر کے لئے بھی موبائل فون سے محروم رکھنا پسند نہیں کرتے۔ بار بار ایسی مجالس وعظ میں شرکت کا اور ایسی مساجد میں نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا جہاں دائیں بائیں سے فون کی گھنٹیاں بجتی رہیں، پردۂ سماعت سے ٹکراتے ہیں، توجہ بٹ گئی، ذہن منتشر ہو گیا، عبادت میں جو یکسوئی ہونی چاہئے وہ نہ رہی۔ یہ تو ہمارا حال تھا، جس کی جیب میں یہ میوزک بج رہی تھی اس کا کیا حال ہوگا؟ نہ معلوم اس کا ذہن گھر سے دُکان تک، دوستوں سے رشتہ داروں تک کتنے ہی افراد کی طرف گیا ہوگا کہ شاید مجھے فلاں اور فلاں نے یاد کیا ہوگا۔

نماز خیالات کا کامل ارتکاز چاہتی ہے، توجہ صرف اس کی طرف ہونی چاہئے جس کے سامنے نمازی دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ جسم بھی اسی کا اور دل ودماغ بھی اسی کا، قیام وقعود بھی اسی کے لئے اور تسبیح وتحمید بھی اسی کے لئے ظاہر بھی اسی کے سامنے جھکا ہو اور باطن بھی اسی کے آگے سجدہ ریز ہو۔ زبان سے جو کچھ پڑھا جارہا ہو، دماغ اس کے لئے معانی میں غوطہ زن ہو...... لیکن جب شیطانی آوازیں خانۂ خدا میں بلند ہوں گی تو خشوع وخضوع کہاں باقی رہے گا؟ جب کہ باری تعالیٰ نے ان اہل ایمان کو فلاح کی نوید سنائی ہے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں، اس ربانی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نمازوں میں نہایت محویت، استغراق اور خشوع وخضوع پایا جاتا تھا۔ محبوب سے محبوب چیز بھی اگر اُن کی محویت اور خشوع خضوع میں خلل انداز ہوتی تو وہ اُن کی نظر سے گر جاتی تھی اور نماز میں حضوری کی خاطر اس چیز کی قربانی دینا اُن کے لئے آسان ہو جاتا تھا۔

ایک دن حضرت ابوطلحہ انصاریؓ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک چڑیا اُڑتی ہوئی آئی، چونکہ باغ بہت گھنا تھا، کھجوروں کی شاخیں باہم ملی ہوئی تھیں، پھنس کر گئی اور نکلنے کی راہیں ڈھونڈنے لگی، اُن کو باغ کی شادابی اور چڑیا کی اچھل کود کا یہ منظر بہت پسند آیا اور اس کو تھوڑی دیر تک دیکھتے رہے، پھر نماز کی طرف توجہ کی تو یہ یاد نہ آئی کہ کتنی رکعتیں پڑھی

ہیں۔ دل میں کہا کہ اسی باغ نے یہ فتنہ پیدا کیا، فوراً رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کرنے کے بعد کہا: یارسول اللہ! میں اباغ کو صدقہ کرتا ہوں"۔

ایک اور صحابی اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے، فصل کا زمانہ تھا، دیکھا تو کھجوریں پھل سے لدی ہوئی ہیں، اس قدر فریفتہ ہوئے کہ نماز کی رکعتیں یاد نہ رہیں۔ نماز سے فارغ ہوکر حضرت عثمانؓ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ اس باغ کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہوگیا، اس کو اموالِ صدقہ میں داخل کرلیجئے چنانچہ انہوں نے ۵۰/ ہزار پر فروخت کردیا۔ اسی مناسبت سے اُس کا نام "خمسین" پڑگیا۔ باغ صرف مالک کی توجہ نماز ہٹانے کا سبب بنا تھا جبکہ موبائل کی گھنٹیوں سے بیسیوں بلکہ سینکڑوں نمازیوں کی توجہ بٹ جاتی ہے۔ ہم نے ان گھنٹیوں کو شیطانی آوازیں اس لئے ٹھہرایا کہ یہ عام طور پر موسیقی کی دھنوں اور میوزک پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اس صورت میں اُن کی قباحت میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے جب کہ سرورِ دوعالم ﷺ نے آلات موسیقی کے توڑنے کو اپنے مقاصد بعثت میں سے ایک مقصد قرار دیا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مجھے آلاتِ موسیقی توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہے"۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ڈھول اور بانسری یکسر ختم کردوں"۔

موسیقی کی آواز کو سرورِ دوعالم ﷺ نے ملعون آواز قرار دیا ہے۔ حضرت انسؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دو قسم کی آوازیں ایسی ہیں جن پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے، ایک خوشی کے موقع پر باجے، تاشے کی آواز، دوسرے مصیبت کے موقع پر آہ و بکا اور نوحہ کرنے کی آواز"۔

آپ ﷺ آلاتِ موسیقی سے اس قدر احتیاط فرماتے تھے کہ آپ نے ایک موقع پر ان گھنٹیوں کو نکال ڈالنے کا حکم دیا جو جانوروں کے گلے میں بندھی تھیں اور فرمایا کہ فرشتے ایسی جماعت کے ساتھ نہیں رہتے جس میں گھنٹی ہو۔ متعدد روایات میں آپ ﷺ نے

شراب نوشی، قتل و غارت گری، رقص و سرود اور گانے بجانے کی کثرت کو قیامت کی علامت بتایا ہے۔ اب اس سے بڑھ کر موسیقی کی کثرت کیا ہوگی کہ ہماری مساجد اور مجالس وعظ بھی اس سے گونجنے لگیں۔ آقائے نامدار ﷺ تو آلاتِ موسیقی کو توڑ پھوڑ کر اپنا مقصدِ بعثت قرار دیں اور اُمت کا یہ حال ہے کہ دل سے اس کی نفرت ہی نکل جائے اور ذکر و تلاوت اور گانے بجانے کی آوازیں اس کی محفلوں میں گڈمڈ ہو جائیں تو اُسے بیمارئ دل کا آخری درجہ سمجھنا چاہئے کیونکہ کسی بھی بیماری کا خطرناک اور آخری درجہ یہ ہوتا ہے کہ بیمار انسان، بیماری کو بیماری ہی نہ سمجھے۔ اسی طرح گناہ کا آخری اور مہلک درجہ یہ ہے کہ انسان گناہ تو کرے لیکن گناہ کو گناہ ہی نہ سمجھے۔ ایسے شخص کو اکثر توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ ظاہر ہے توبہ تو اسی وقت کرے گا جب اپنے آپ کو گنہگار سمجھتا ہو اور جب اپنے آپ کو گنہگار ہی نہیں سمجھتا تو توبہ کیسے کرے گا؟

ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے (اور بندہ نے خود اپنی آنکھوں سے برہانپور میں یہ منظر دیکھا) کہ قیامِ پاکستان سے پہلے مسلمانوں کی غیرت اور حساسیت کا یہ عالم تھا کہ اگر مسجد کے سامنے سے کوئی جلوس باجے تاشے کے ساتھ گزر جاتا تو اشتعال پھیل جاتا اور بات مرنے مارنے تک پہنچ جاتی تھی...... لیکن اب حال یہ ہے کہ باہر نہیں بلکہ مساجد کے اندر میوزک بھی بجتی رہتی ہے اور موسیقی کی دھنیں بھی نشر ہوتی رہتی ہیں مگر کسی کو اعتراض کی جرأت نہیں ہوتی کیونکہ جانتے ہیں کہ اس حمام میں سب ننگے ہیں۔ حجاجِ کرام بتاتے ہیں کہ اب یہ وبا حرمین شریفین میں بھی عام ہو چکی ہے۔ وہ مقدس اور محترم مقامات جہاں جنید بایزید سانس بھی ادب سے لیا کرتے تھے اور جہاں زائرین کے جانے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ چند دنوں کے لئے سب سے کٹ کر صرف اللہ سے جُو جائیں اور ندامت کے آنسو بہا کر گناہوں کی غلاظت دھوڈالیں اور واقعتاً وہاں ایسے خوش نصیبوں کی زیارت بھی ہو جاتی ہے جو دنیا و مافیہا سے بے خبر استغفار و مناجات میں منہمک ہوتے ہیں۔ اُن پر محبت کی مستی، عبادت کی محویت اور بارگاہِ جلال و جمال کی کیفیات اس طرح چھائی ہوتی ہیں کہ وہ

اس نورانی ہالہ سے باہر نکلنا ہی نہیں چاہتے...... مگر شیطانی آوازیں وہاں بھی پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ نہ جانے ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ ہماری دنا پر تو دین کا رنگ نہ چڑھ سکا...... لیکن ہمارے دین پر دنیا کا رنگ چڑھ گیا ہے۔ ہماری سیاست وتجارت کے ایوانوں میں تو ایمان کی گونج سنائی نہیں دیتی لیکن ہمارے ایوانِ عبادت میں شیطانی آوازیں سنائی دیتی ہیں.

(بشکریہ ماہنامہ راہِ عافیت)

نوٹ:- اِس مضمون کو پڑھنے کے بعد مساجد وغیرہ میں موبائل کی گھنٹیاں نہیں بجنی چاہئے...... لیکن اگر کبھی بھول سے بجنے لگے تو آئندہ آنے والے مسائل کو پڑھ کر عمل کریں.

وائب ریٹ پر رکھ کر نماز پڑھنا

سوال نمبر (۷۷)...... گھنٹی بند کر کے وائب ریٹ پر رکھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۷۷)...... گھنٹی بند کر کے وائب ریٹ پر رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اسلئے کہ جب کسی کا فون آئے گا تو وائب ریٹ شروع ہوگا اور دل اس کی طرف مشغول ہوگا اور نماز کے علاوہ ایسی چیز جس کی طرف دل مائل ہو، خشوع وخضوع میں خلل واقع ہو مکروہ ہے۔ مستفاد: مایشغل البال ویُخِلُّ بالخشوع.(نور الایضاح:۹۰)

محمد اسماعیل برہانپوری

موبائل کی سوئچ (بٹن) چالو رکھ کر نماز میں شامل ہونا

سوال نمبر (۷۸)...... اکثر لوگ مسجد میں فرض نماز کے وقت بھی موبائل کی سوئچ (بٹن) بند نہیں کرتے جس کی وجہ سے نماز کے دوران موبائل کی رنگ (میوزک) بجتی رہتی ہے۔ تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب نمبر (۷۸)...... (۱) نماز کے اوقات میں مسجد میں کسی بھی ایسے کام کا ارتکاب جس سے مصلیوں کی نماز میں خلل واقع ہو جائز نہیں۔ چاہے وہ دینی عمل ہی کیوں

نہ ہومثلاً نماز کے وقت جہراً تلاوت کرنا، ذکر جہری کرنا، باآواز بلند کتاب پڑھنا وغیرہ۔ دینی اور ثواب کے کام ہونے کے باوجود اس کی اجازت اس لئے نہیں ہے کہ اس سے مصلیوں کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہو کہ نماز کے دوران مذکورہ دینی اور نیک اعمال کی ممانعت آئی ہے تو نماز باجماعت ادا ہورہی ہو تو ایسی حالت میں کسی کے موبائل سے میوزک کی آواز زورزور سے مسجد میں بجنے لگے اس کی کہاں گنجائش ہوسکتی ہے؟ حالانکہ میوزک کے متعلق سخت وعیدیں احادیث میں آئی ہیں اس پر زمین میں دھنسا دینے اور چہروں کو بگاڑ دینے تک کے عذاب کی وعیدیں سنائی گئی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کے مقاصد میں اہم مقصد گانے بجانے کو مٹانا بتلایا ہے۔ ایسی صورت میں کسی امتی کا اپنے جیب میں ایسے آلہ کو کھلا ہوا رکھ کر مسجد میں جانا اور نماز میں شامل ہونا جس کی وجہ سے نمازیوں سے بھری ہوئی پوری مسجد کے مصلیوں کی نماز اس کی رنگ کی آواز سے خراب ہونے کا اندیشہ پیدا ہوجائے یہ حرکت کتنی قبیح اور قابل ملامت ہوسکتی ہے اس کا ہم اندازہ نہیں لگا سکتے۔ اسی لئے جولوگ اس طریقہ سے نمازوں کو خراب کرنے کے گناہ میں دانستہ یا نادانستہ میں بھی مبتلا ہوتے ہوں تو ان کو اس طرف پوری توجہ دینے اور غور کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ اس طریقہ سے مسجد میں آکر اپنی آخرت بنارہے ہیں یا بگاڑ رہے ہیں؟ مصلیوں کے سامنے سے گذرنے کی ممانعت احادیث میں آئی ہے اس کی خاص وجہ یہی ہے کہ اس کے سامنے گذرنے سے نماز پڑھنے والے کی توجہ نماز سے ہٹ جاتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نمازی کے آگے سے گذرنے والے کو اگر پتہ چل جائے کہ اس پر کتنا بڑا گناہ ہے تو وہ اپنے لئے چالیس سال کھڑا رہنا بہتر سمجھے گا بمقابل اس کے کہ نمازی کے آگے سے گذر جائے (کشف النقاب : ۵/۳۰۱)

یزید بن نمران کہتے ہیں کہ میں نے ایک اپاہج آدمی کو دیکھا تو اس نے کہا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اس وقت میں گدھے پر سوار ہوکر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آگے سے گذر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے اللہ اس کے

نشانات قدم کو ختم کر دے" اس کے بعد میں چل نہیں سکا (کشف النقاب: ۵/ ۳۰۰)

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھا رہے تھے تو ایک کتا آیا جو نمازیوں کے سامنے سے گذرنا چاہتا تھا تو نمازیوں میں سے ایک آدمی نے کہا اے اللہ! اسے روک دے، وہ کتا وہیں مر گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا تم میں سے کس نے اس کے لئے بددعا کی تھی؟ تو ایک شخص نے کہا میں نے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر پوری امت کے لئے بھی بددعا کر دیتے تو قبول ہو جاتی (کشف النقاب :۵/ ۳۰۰)

مذکورہ بالا احادیث پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ نمازیوں کے آگے سے گذرنے والا خاموشی سے گذر جائے تو بھی اس کے لئے اتنی سخت وعیدیں ہیں کیونکہ اس کے سامنے سے گذرنے سے نماز میں خلل واقع ہوتا ہے تو جو لوگ اپنا موبائل کھلا رکھ کر جماعت کی نماز میں شامل ہوتے ہیں اور پھر دورانِ نماز ان کا موبائل شیطانی آواز (میوزک) بجا کر پوری مسجد کے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع کرتا ہے ان کو کیا ڈرنے کی ضرورت نہیں؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی اللہ کے نیک بندے کی زبان سے بددعا کے کلمات نکل جائے اور بربادی کا سبب بن جائے۔

تمام دنیا کے شاہی دربار اور عدالتوں کے خاص خاص آداب مقرر ہوتے ہیں جن کو ہر شخص جانتا ہے۔ چونکہ مسجد تمام بادشاہوں کے پیدا کرنے والے بادشاہ کا عظیم الشان دربار ہے اس لئے اس کے بھی کچھ آداب ہیں جو اس دربار کے ناظم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھائے ہیں، ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ ان کو معلوم کر کے اور ان کے موافق چلنے کی کوشش کریں۔ (آداب المساجد:۲۶)

متعدد بزرگوں سے نقل کیا گیا ہے کہ جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچتے تھے تو ڈر کے مارے ان کا رنگ زرد پڑ جاتا تھا، لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا لوگ جب دنیا کے کسی حاکم کے دروازے پر جاتے ہیں تو ان پر اس کا دبدبہ چھا جاتا ہے اور ڈرتے ہیں کہ کوئی بات دربار

کے آداب اور حاکم کی شان کے خلاف نہ ہو جائے، تو احکم الحٰکمین کے دربار کی میں اتنی بھی تعظیم نہ کروں؟ جتنی ایک عام حاکم کی کیجاتی ہے اس ڈر کی وجہ سے میرا رنگ زرد ہو جاتا ہے کہ اس دربار کی شان کے خلاف کوئی کام نہ ہو جائے۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں ایک مرتبہ ایک شخص کوئی چیز لے کر نماز پڑھنے مسجد میں آیا۔ حضرت عمرؓ نماز میں مشغول تھے اس شخص نے وہ چیز صف کے آگے ڈال دی اور خود نماز میں شریک ہوگیا (جیسا کہ آجکل عموماً کیا جاتا ہے) فاروق اعظمؓ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس کو سزا دی کہ تو نے نمازیوں کو تشویش میں ڈالا (کتاب الاعتصام للشاطبی)

اس واقعہ کو بیان کر کے حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ لکھتے ہیں کہ کسی چیز کو نمازیوں کے آگے اس طرح ڈالنا یا اٹھانا کہ ان کی توجہ اس کی طرف پھر جائے برا ہے۔ لیکن اگر بضرورت حفاظت اپنے ضروری سامان کو آہستہ سے اس طرح سامنے رکھ دے کہ نمازیوں کو تشویش نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (آداب المساجد: ۴۰)

مذکورہ واقعہ میں اس شخص نے اپنی چیز آہستہ سے رکھنے کے بجائے ڈال دی، جس سے آواز پیدا ہو جانے کی وجہ سے نمازیوں کی نماز میں خلل ہونے کا ڈر پیدا ہوا۔ جس کی بنیاد پر حضرتؓ نے اس کو سزا دی جو لوگ اپنا موبائل کھلا رکھ کر مسجد میں آتے ہیں اور نماز کے درمیان وہ بجنا شروع ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے جماعت میں شامل یا مسجد میں موجود ین سب نمازیوں کی نماز میں انتہائی خطرناک خلل واقع ہوتا ہے۔ جس سے کوئی بے خبر نہیں، کہ ایسا انسان کتنی سزا کا حقدار ہو سکتا ہے؟ (وہ ہم سوچ نہیں سکتے ہیں)

جبکہ موبائل میں سے نکلنے والی آواز گھنٹی ہو تو یہ اور بھی کتنی خطرناک ہے۔ جس کا اندازہ حضور اکرمؐ کے ارشاد سے لگایا جا سکتا ہے، آپؐ نے فرمایا ”ایسے سفر کے ساتھی اور (قافلہ) جن کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو ان کے ساتھ فرشتے نہیں رہتے“ (مسلم شریف) اور حضورؐ فرماتے ہیں کہ ”گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔ (ابوداؤد شریف)

گھنٹی کی آواز جس میں کوئی خاص کشش نہیں ہوتی اُس کے بارے میں حضورؐ یہ ارشاد

فرما رہے ہیں تو پھر آج کل کے موبائلوں میں جس طرح کی رنگ ٹون عام ہو رہی ہے اس کی وجہ سے میوزک جیسی حرام چیز کو ترقی ہو رہی ہے۔

قرآن پاک کی سورۂ بنی اسرائیل میں اللہ تبارک وتعالیٰ شیطان کو خطاب کر کے فرماتے ہیں ''اور تو پھسلا لے ان میں سے جس کو تو پھسلا سکے اپنی آواز سے''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''اس آیت میں شیطانی آواز سے گانا بجانا مراد ہے۔ امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ (اے ابلیس!) تو انھیں کھیل تماشوں اور گانے بجانے کے ساتھ مغلوب کر۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ہر وہ آواز مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف دعوت دے، یہی قول حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور اسی کو ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اختیار فرمایا''

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ اسی کے ذیل میں فرماتے ہیں:

''اور سب کو معلوم ہے کہ معصیت کی طرف دعوت دینے والوں میں گانا بجانا سب سے بڑھ کر ہے اسی وجہ سے ''شیطان کی آواز'' کی تفسیر اسی کے ساتھ کی گئی'' (احسن الفتاویٰ: ۸/۳۸۱)

بخاری شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''میری امت میں کچھ لوگ پیدا ہونگے جو زنا، ریشم، شراب اور راگ باجوں کو حلال قرار دیں گے۔'' (بخاری شریف)

(احسن الفتاویٰ: ۸/۳۸۴)

موجودہ دور میں موبائل کی مختلف قسموں کی رنگ ٹونوں کے نام پر لوگ جس قسم کی چھوٹ چھاٹ لے رہے ہیں اس سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ ان رنگ ٹونوں کو حلال سمجھ رہے ہیں۔

مسند احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ میں ایک روایت ہے کہ

''حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو راہ چلتے ایک گڈریئے کی بانسری کی آواز سنائی دی تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور راستہ

سے ایک طرف ہٹ کر چلنے لگے اور مجھ سے بار بار پوچھتے: ''کیا بانسری کی آواز تمھیں سنائی دے رہی ہے؟'' میں جواب دیتا جی ہاں! اسی طرح انگلیاں کانوں میں دیئے چلتے رہے، حتی کہ میں نے کہا: ''اب آواز نہیں آرہی'' تب انگلیاں کانوں سے ہٹائیں اور راستہ چلنے لگے، پھر فرمایا، ایک بار حضور اکرم ﷺ کے ساتھ بھی بعینہ یہی واقعہ پیش آیا تو آپ ﷺ نے بھی کانوں میں انگلیاں دے لیں اور یہی عمل فرمایا۔'' (احسن الفتاویٰ: ۸/۲۸۴)

سوچنے کی ضرورت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آواز کو ایک لمحہ کے لئے سننا پسند نہیں کیا، وہی آپؐ کے نام لینے والے اس پر اتنے فدا ہیں کہ ایک لمحہ کے لئے اس سے جدائی منظور نہیں ہے۔ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آتے ہیں اس وقت بھی موبائل کھلا رکھ کر مسجد جیسی پاکیزہ جگہ کو اس قسم کی شیطانی آواز کے ذریعہ ناپاک کرنے کی جرأت کرنے سے باز نہیں آتے۔ نماز کے لئے مسجد میں آنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنی تمام دنیوی اور دیگر کاموں کو بند کر کے متعینہ وقت کے لئے اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرے اور اسی لئے ہر وہ کام جو نماز سے اس کی توجہ کو ہٹانے والا ہو اس کو کرنے کی اجازت نہیں۔ کسی شخص کو پیشاب یا پاخانہ کا سخت تقاضہ ہو ایسی حالت میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں بلکہ ایسی حالت میں نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ اسلئے کہ ایسی حالت میں نماز پڑھنے کا مطلب یہ ہوا کہ یہ شخص ظاہری طور پر تو نیت باندھ کر اللہ کے سامنے کھڑا ہے لیکن حقیقت میں اس کا دل اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہے، چنانچہ نماز کے لئے جس قسم کی تیاری کی شریعت میں تعلیم ہے اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ آدمی فرض نماز پڑھنے کے لئے جب کھڑا ہو تو مکمل طور پر نماز میں مشغول ہو جائے اور اس کی پیشگی تیاری کے طور پر فرض نماز سے پہلے سنت نماز رکھی گئی تاکہ سنت پڑھ کر ایک گونہ اس کا تعلق اللہ کے ساتھ جڑ جائے اور فرض نماز ایسی حالت میں شروع کرے کہ اس کا دل تمام کاموں سے مکمل طور پر کٹ کر اللہ کی طرف متوجہ ہو چکا ہو۔

اس کا تقاضہ تو یہ تھا کہ موبائل کو اپنے ساتھ مسجد میں نہ لایا جاتا۔ لیکن اگر اس قسم کا حکم

عائد کیا جاتا تو ایک ایسا شخص جو سفر کے دوران یا اور کوئی ضرورت کے تحت گھر سے نکلا ہو اور ساتھ میں موبائل فون ہو تو اس کے لئے بھی پریشانی ہو جاتی اسی وجہ سے موبائل کو ساتھ میں لے جانے کی پابندی تو لگائی نہیں جا سکتی ہے لیکن بند حالت میں اسے کھلا رکھ کر لے جانا نماز کے لئے مسجد میں جانے کی اصلی غرض اور مقصد کے بالکل خلاف ہے۔

اس لئے موبائل فون استعمال کرنے والے ہر ایک شخص کا دینی فرض ہے کہ مسجد میں داخل ہونے سے پہلے اپنا موبائل بند کر دے۔ اور جان بوجھ کر جو لوگ موبائل فون کھلا رکھ کر مسجد میں جاتے ہیں وہ گناہ گار اور تنقید اور ملامت کے قابل ہیں۔

نماز سے پہلے موبائل بند کرنا یاد نہ رہا اور بھول سے موبائل کھلا رہنے کی وجہ سے نماز کے دوران رنگ بجنے لگی اُس صورت میں عملِ کثیر کے بغیر رنگ بند کرنا ممکن ہو تو بند کر دے۔ اور اگر رنگ بند کرنے کے لئے عملِ کثیر کرنے کی نوبت آئے تو اس طرح فون بند کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

عملِ کثیر کسے کہتے ہیں؟ اس کے متعلق راجح قول یہ ہے کہ ہر وہ کام جس کے کرنے سے دور سے دیکھنے والے کو ایسا گمان ہو کہ وہ شخص نماز میں نہیں ہے تو وہ عملِ کثیر ہے۔ اور اگر وہ اِس حد تک نہیں پہنچا ہے تو عملِ قلیل کہا جائے گا اور اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی.

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

جواب (۲)...... موبائل کی گھنٹی کھلی رکھ کر نماز پڑھنے سے دورانِ نماز گھنٹی بجنے کی صورت میں خلل آنے کا قوی اندیشہ ہے، اسلئے نماز پڑھنے سے پہلے موبائل کو یا کم از کم اس کی گھنٹی کو بند کر دینا چاہئے، خواہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہو یا جماعت سے۔

بقی من المکروھات شئ اٰخر، منھا الصلاۃ بحضرۃ مایشغل البال ویخل بالخشوع کزینۃٍ ولھوٍ ولعبٍ (شامی زکریا : ۲/۴۲۵)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

دورانِ نماز موبائل فون بجنا

سوال نمبر (۷۹)...... بعض اوقات نماز سے پہلے موبائل بند کرنا یاد نہیں رہتا اور وہ نماز کے دوران بجنا شروع کر دیتا ہے۔ اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب نمبر (۷۹)...... اولاً تو نماز کے وقت موبائل فون بند کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے لیکن اگر کسی وقت غلطی سے موبائل فون کھلا رہ جائے اور دورانِ نماز گھنٹی بجنے لگے تو اگر عملِ کثیر کے بغیر گھنٹی بند کرنا ممکن ہو تو بند کر سکتے ہیں لیکن اگر گھنٹی بند کرنے کے لئے عملِ کثیر کرنا پڑے تو موبائل فون بند کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، ایسی صورت میں موبائل بند نہیں کرنا چاہئے تاکہ نماز فاسد نہ ہو۔

حضرت مفتی اظفر اقبال کراچی صاحب

دورانِ نماز موبائل بار بار بجنا

سوال نمبر (۸۰)...... بار بار بجنے کی صورت میں کیا کیا جائے؟ موبائل فون ایک مرتبہ بند کرنے کے بعد اگر وہ دوبارہ بجنا شروع ہو جائے تو دوبارہ بند کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر بند کیا جا سکتا ہے تو کتنی بار؟

جواب نمبر (۸۰)...... اگر ایک مرتبہ بند کرنے کے بعد دوبارہ بجنا شروع ہو جائے تو عملِ قلیل کے ذریعہ دوبارہ، سہ بارہ بھی موبائل فون بند کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ عملِ کثیر تک نوبت نہ پہنچے۔ اگر عملِ کثیر کر لیا تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی جس سے بچنا لازم ہے۔

حضرت مفتی اظفر اقبال کراچی صاحب

عملِ قلیل اور عملِ کثیر کی تعریف

سوال نمبر (۸۱)...... عملِ قلیل اور عملِ کثیر کیا ہے؟ اسکی بھی وضاحت فرما دیں۔

جواب نمبر (۸۱)......نماز میں عملِ قلیل اور عملِ کثیر کی تعیین کے متعلق حضراتِ فقہاء کرام رحمہم اللہ کے متعدد اقوال ہیں جن میں سے راجح قول یہ ہے کہ ''ہر ایسا عمل جو نماز کی درستگی کے لئے نہ ہو اور نہ ہی نماز کے اعمال میں سے ہو اور اس کے کرنے سے، دور سے دیکھنے والے شخص کو غالب گمان ہو جائے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے'' تو یہ عملِ کثیر ہے لیکن اگر وہ عمل اس حد تک نہ پہنچے تو وہ عملِ قلیل ہے۔

حضرت مفتی اظفر اقبال کراچی صاحب

ایک رکن یا پوری نماز میں تین بار فون بند کرنا

سوال نمبر (۸۲)...... ایک رکن، یا پوری نماز میں کتنی بار فون بند کر سکتے ہیں؟ موبائل فون بار بار بجنے کی صورت میں تین بار بند کرنے کی گنجائش پوری نماز کے دوران ہے یا ایک رکن میں بھی تین بار بند کر سکتے ہیں؟

جواب نمبر (۸۲)......موبائل فون کو پوری نماز میں بلاشبہ تین مرتبہ عملِ قلیل کے ساتھ بند کرنا جائز ہے اور ایک رکن میں بھی تین بار عملِ قلیل کے ساتھ بند کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ یہ تینوں حرکات پے در پے نہ ہوں یعنی تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے برابر یا اس سے کم وقت میں تینوں حرکات واقع نہ ہوں کیونکہ اگر اس طرح پے در پے، اتنے مختصر وقت میں تین حرکات واقع ہو گئیں تو یہ عملِ کثیر ہو جائے گا اور اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ماخذہ: احسن الفتاویٰ ۳/ ۴۱۸-۴۱۹)

حضرت مفتی اظفر اقبال کراچی صاحب

نماز کے دوران جیب میں رہتے ہوئے موبائل کو بند کرنا

سوال نمبر (۸۳)......موبائل کو جیب میں رکھے رکھے بند کرنے سے نماز فاسد ہو گی یا نہیں؟

جواب نمبر (۸۳)......اوپر کے مسئلہ میں عملِ قلیل اور عملِ کثیر کی تعریف سے

معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل قلیل ہے۔ لہٰذا جیب میں رکھے رکھے بند کردیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی.

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

نماز کے دوران جیب سے نکال کر موبائل بند کرنا

سوال نمبر (۸۴)...... جیب سے موبائل نکال کر گھنٹی بند کرے تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب نمبر (۸۴)...... اوپر کے مسئلہ میں عمل قلیل اور عمل کثیر کی تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل کثیر ہے۔ لہٰذا جیب سے نکال کر بٹن وغیرہ دیکھ کر بند کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی.

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

نماز توڑ کر موبائل فون بند کرنا

سوال نمبر (۸۵)...... کیا نماز توڑ کر موبائل فون بند کیا جا سکتا ہے؟ دورانِ نماز اگر عملِ قلیل کے ذریعہ فون بند کرنا ممکن نہ ہو اور دوسری طرف اس کے بجتے رہنے سے اپنی اور دیگر نمازیوں کی نماز میں خلل پڑ رہا ہو تو کیا ایسی صورت میں نماز توڑ کر موبائل فون بند کیا جا سکتا ہے تاکہ فون بند کر کے یکسوئی سے نماز پڑھ سکے اور دوسرے نمازیوں کی نماز بھی خراب نہ ہو؟

جواب نمبر (۸۵)...... اگر عملِ قلیل کے ذریعہ موبائل فون بند کرنا ممکن نہ ہو اور اس کے بجتے رہنے سے اپنی اور دوسرے نمازیوں کی یکسوئی میں خلل واقع ہو تو محض اس وجہ سے نماز توڑ کر موبائل بند کرنا جائز نہیں کیونکہ نماز توڑنے کی اجازت مخصوص اعذار کے وقت ہوتی ہے اور خشوع وخضوع میں خلل آنا ایسا عذر نہیں جس کی بناء پر نماز توڑنے کی گنجائش ہو۔ (دیکھئے: الدر المختار مع الشامیة ۱/ ۶۵۴، والهندیة ۱/۱۰۹)

حضرت مفتی اظفر اقبال کراچی صاحب

نمازی کا بجتا ہوا موبائل بلا اجازت بند کرنا

سوال نمبر (۸۶)......زید اپنا موبائل سامنے رکھ کر نماز پڑھ رہا ہے، دورانِ نماز موبائل کی رِنگ ہو رہی ہے، تو کیا پاس بیٹھا آدمی (جو نماز نہیں پڑھ رہا ہے) اس موبائل کو بند کر سکتا ہے؟ کیا اس صورت میں بلا اجازت غیر کی ملکیت کو استعمال کرنے کا جرم ہوگا؟

جواب نمبر (۸۶)......موبائل کی گھنٹی بجنے سے چوں کہ زید کی نماز میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہے اس لئے پاس میں بیٹھے ہوئے شخص کو موبائل بند کر دینا بلا شبہ جائز ہے، یہ غیر کی ملکیت میں تصرف نہیں، بلکہ ایک طرح سے اس کے ساتھ ہمدردی اور تعاون ہے، تاکہ اس کی نماز میں خلل نہ پڑے۔

مستفاد: واذا ذبح اضحية الغير ناوياً مالكها بغير امره جاز ولاضمان عليه وهذا استحسان لوجود الاذن دلالة كما فى البدائع۔(شامی زکریا: ۹/۴۷۸) وبقى من المكروهات اشياء اخر ذكرها فى المنية، ونور الايضاح وغيرهما منها الصلاة بحضرة مايشغل البال ويخل بالخشوع. (شامی زکریا: ۲/۴۲۵)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل پر آیت سجدہ سننا

سوال نمبر (۸۷)......زید عمرو سے بذریعہ موبائل گفتگو کر رہا ہے، زید کے پاس میں بیٹھا آدمی سجدہ کی آیت تلاوت کر رہا ہے جو عمرو کو سنائی دے رہی ہے، تو کیا عمرو پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا؟ موبائل سے آنے والی آواز کا کیا حکم ہے؟

جواب نمبر (۸۷)......صورتِ مسئولہ میں عمرو پر سجدۂ تلاوت واجب ہے، کیونکہ موبائل سے آنے والی آواز کا حکم لاؤڈ اسپیکر کی آواز کے مانند ہے۔

والسماع شرط فی حق غیر التالی

(شامی زکریا: ۲/۵۷۷، احسن الفتاوی: ۴/۶۶)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل میں محفوظ قرآن کی آیت سجدہ سننا

سوال نمبر (۸۸)...... موبائل میں محفوظ قرآن کو چالو کر کے سنا جاتا ہے کبھی کبھی دورانِ قرأت سجدہ کی آیت آجاتی ہے تو سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا یانہیں؟

جواب نمبر (۸۸)...... موبائل کے ذریعہ جو آیتِ سجدہ سنی جائے اُس کا وہی حکم ہے جو گراموفون کے ریکارڈ کا ہے کہ اس کے سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا، کیونکہ سجدۂ تلاوت کے وجوب کے لئے تلاوتِ صحیحہ شرط ہے اور موبائل آلۂ بے جان بے شعور سے تلاوت مقصود نہیں. (مستفاد: از جواہر الفقہ: ۵/۲۰۷)

محمد اسماعیل برہانپوری

موبائل کے ذریعہ چاند کی گواہی

سوال نمبر (۸۹)...... چاند کی گواہی کسی معتبر آدمی کے موبائل سے بطور میسج (*Message*) یا آواز سے مل رہی ہے تو کیا اس کو معتبر سمجھا جائے گا؟

جواب نمبر (۸۹)...... بذریعہ موبائل یا فون گواہی تو معتبر نہیں ہوسکتی، البتہ موبائل یا فون کے ذریعہ آمدہ خبریں اور اطلاعات اگر استفاضہ کے درجہ تک پہنچ جائیں یعنی ان کا جھٹلانا ممکن نہ ہو تو ایسی خبروں کا اعتبار کیا جائے گا.

(مستفاد: جواہر الفقہ: ۱/۴۰۲، انوار رحمت: ۵۴۵)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

معتکف کا موبائل کے ذریعہ تجارتی معاملہ کرنا

سوال نمبر (۹۰)......کسی معتکف کا حالت اعتکاف میں بذریعہ موبائل تجارت کرنا کیسا ہے؟ آیا اس کی یہ تجارت منعقد ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب نمبر (۹۰)......حالت اعتکاف میں بذریعہ موبائل تجارت کرنے سے بیع تو منعقد ہو جائے گی، لیکن بہتر یہی ہے کہ مسجد میں ایسے دنیوی امور سے احتراز رکھا جائے اور اسے ہر وقت کا مشغلہ نہ بنایا جائے۔

قوله: اکله وشربه ونومه ومبایعته فیه یعنی یفعل المعتکف هذه الاشیاء فی المسجد. واراد بالمبایعة البیع والشراء وهو الایجاب والقبول واما اذا اراد ان یتخذ ذلک متجراً فانه مکروه وان لم یحضر السلعة واختاره قاضی خان فی فتاواه، ورجحه الشارح لانه ینقطع الی الله تعالیٰ فلاینبغی له ان یشتغل بامور الدنیا. (البحر الرائق کراچی: ۲/۳۰۳)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل حوائج اصلیہ میں ہے یا نہیں

سوال نمبر (۹۱)......اس زمانہ میں لوگوں کے لئے موبائل حوائج اصلیہ میں سے ہے یا نہیں؟

جواب نمبر (۹۱)......موبائل ایک استعمالی چیز ہے، جس سے آدمی اپنی ضرورت کے تحت فائدہ اٹھاتا ہے اور اس طرح کی تمام چیزوں کو شریعت نے حوائج اصلیہ میں شامل کیا ہے جن کی قیمت پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی ہے، جیسے گاڑی، گھریلو ضروریات کی مشینیں، برتن وغیرہ۔

وهی مایدفع الهلاک عن الانسان تحقیقاً کالنفقة ودور

السکنیٰ، اوتقدیراً کالدین، وکالات الحرفة واثاث المنزل ودواب الرکوب.(شامی زکریا : ۱۷۸/۳)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

زیادہ قیمت والے موبائل سے آدمی کا صاحب نصاب ہونا

سوال نمبر (۹۲)......اگر کسی شخص کے پاس ایک یا چند موبائل ہوں اور وہ اتنی قیمت کے ہیں کہ اتنی قیمت پر آدمی صاحب نصاب ہو جاتا ہے، تو اتنے قیمتی موبائل رکھنے کی وجہ سے اس پر زکوٰۃ کا ادا کرنا واجب ہوگا یا نہیں، جب کہ اس سے کم قیمت کے موبائل سے بھی ضرورت پوری کی جاسکتی ہے؟

جواب نمبر (۹۲)...... جو موبائل ذاتی ضرورت کے لئے خریدے گئے ہیں خواہ وہ کتنے ہی قیمتی ہوں ان کی مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے کیوں کہ یہ اموال تجارت میں شامل نہیں ہیں۔ البتہ اگر کوئی شخص موبائل کی خرید وفروخت کا کاروبار کرتا ہے تو اس پر موبائلوں کی مالیت کے اعتبار سے زکوٰۃ کے وجوب کا حکم ہوگا۔

ولیس فی دور السکنیٰ وثیاب البدن واثاث المنزل ودواب الرکوب وعبید الخدمة وسلاح الاستعمال زکاة، لانها مشغوله بحاجته الاصلیة ولیست بنامیة ایضاً(شامی زکریا: ۱۷۸/۳)
وما اشتراه لها ای للتجارة کان لها المقارنة النیة لعقد التجارة.
(شامی زکریا : ۱۹۳/۳)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

حالت طواف وسعی کے درمیان موبائل پر بات چیت کرنا

سوال نمبر (۹۳)...... کسی شخص کا حالت طواف یا صفا ومروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے بذریعہ موبائل گفتگو کرنا یا کسی کے کال کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب نمبر (۹۳)......موبائل پر ضروری گفتگو کرنے سے طواف یا سعی میں کوئی خرابی نہیں آتی البتہ بہتر یہ ہے کہ بلاضرورت کسی طرح کی گفتگو نہ کی جائے، اور طواف وسعی کے درمیان ذکر واذکار میں مشغول رہا جائے۔

واما كراهة الكلام فالمراد منه فضوله الامايحتاج اليه بقدر الحاجة(فتح القدير: ۲/ ۲۹۵،مستفاداز:انوار مناسک: ۴۴۱و۵۷۲)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

موبائل پر نکاح

سوال نمبر (۹۴)......موبائل پر نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں ہے تو کیا ایسی کوئی شکل ہے جس میں موبائل پر نکاح جائز ہو؟

جواب نمبر (۹۴)......نکاح میں چونکہ ایجاب وقبول ہوتا ہے اور دونوں کا ایک مجلس میں ہونا ضروری ہے۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ اس ایجاب وقبول کو بیک وقت دونوں گواہ بھی سن رہے ہوں۔ اور یہ سب باتیں موبائل پر دشوار ہیں اس لئے درست نہیں۔ البتہ اگر لڑکا یا لڑکی بذریعہ موبائل کسی کو اپنا وکیل بالنکاح بنادے، اور پھر وہ وکیل مجلس نکاح میں ان کی طرف سے ایجاب یا قبول کرے تو درست ہوسکتا ہے۔

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

موبائل کے ذریعہ طلاق

سوال نمبر (۹۵)......اگر کوئی شخص بذریعہ موبائل اپنی بیوی کو طلاق دے تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب نمبر (۹۵)......موبائل کے ذریعہ طلاق دینے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے، جبکہ شوہر اس کا اقرار کرے کہ موبائل پر میں نے ہی طلاق دی ہے۔

مستفاد: ولو كتب على وجه الرسالة والخطاب كان يكتب

یافلانۃ اذا اتاکِ کتابی ھٰذا فانت طالق،طلقت بوصول الکتاب.

(الدر مع الشامی زکریا : ۴/۴۵۶)

حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب

SMS کے ذریعہ طلاق دینا

سوال نمبر (۹۶)...... موبائل پر بذریعہ SMS طلاق دے تو طلاق واقع ہوگی یانہیں؟

جواب نمبر (۹۶)...... موبائل پر بذریعہ SMS طلاق دے تو طلاق واقع ہوجائے گی جبکہ شوہر یہ کہے کہ ہاں میں نے ہی یہ (SMS) کیا تھا۔

مستفاد : ولوکتب علی وجہ الرسالۃ والخطاب کان یکتب یافلانۃ اذا اتاکِ کتابی ھٰذا فانت طالق، طلقت بوصول الکتاب.(شامی زکریا : ۴/۴۵۶)

محمد اسماعیل برہانپوری

موبائل کے ذریعہ خرید وفروخت

سوال نمبر (۹۷)...... موبائل کے ذریعہ خرید وفروخت کرنے میں حکم شرعی کیا ہے؟

جواب نمبر (۹۷)...... موبائل پر بات کرنے والا جانا پہچانا ہے،اوراس پر پوری طرح اعتماد بھی ہے،اوراس میں دھوکہ بازی اور فریب میں مبتلا کرنے کا اندیشہ بھی نہیں ہے، یا جس سے معاملہ کیا جارہا ہے وہ تجارتی لائن میں معروف ومشہور ہے تو موبائل کے ذریعہ سے بھی معاملہ (خرید وفروخت) طے کرلینا جائز اور درست ہے.(مستفاد : ایضاح النوادر حصہ اول: ۲۷)

محمد اسماعیل برہانپوری

موبائل کمپنیوں کا اشتہار کرنے والی SMS کمپنی کے کاروبار میں شرکت کا شرعی حکم

سوال نمبر (۹۸)...... کچھ عرصہ قبل ایک کمپنی بنام ایس ایم ایس میڈیا، بمبئی اور دیگر بڑے شہروں میں رائج ہوئی ہے۔ اس کا طریق کام اس طرح ہے کہ یہ کمپنی بہت سی بڑی کمپنیوں سے معاہدہ کرتی ہے کہ ہم تمہاری ایڈوٹائز (اشتہار) بذریعہ SMS لوگوں کے موبائل پر کریں گے۔ اس طرح تمہارا کاروبار فروغ پائیگا چنانچہ تقریباً ۲۰۰ سے زائد کمپنیوں سے یہ معاہدہ ہے۔ اور یہ مذکورہ SMS میڈیا کمپنی ان کے اشتہار اپنے کارمنٹ کے موبائل پر SMS کررہی ہے پس منظر اس کا یہ ہے کہ بڑی بڑی کمپنیوں سے ایڈوٹائزنگ کے لئے بڑی بڑی شخصیات سے کروڑوں روپیہ میں اشتہار کے لئے معاہدہ ہوتا ہے اور پھر ٹی۔ وی پر اس کو دکھانے کی الگ رقم لگائی جاتی ہے۔ غرض بہت بڑی رقم اس کام میں صرف ہوتی ہے۔ لیکن اس کمپنی کی سوچ یہ ہے کہ صرف ۲۵ فیصد لوگ ہی ٹی۔ وی پر ان کو دیکھتے ہیں۔ کیونکہ نوجوان بوڑھے اپنے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو ٹی۔ وی دیکھنے کا وقت کم ملتا ہے۔ برخلاف اس کے اب عام طور پر لوگوں کے پاس موبائل ہے۔ جس میں بچے جوان بوڑھے سب شریک ہیں۔ اور SMS کا عام رواج ہے۔ تو اس کے ذریعہ ایڈوٹائز آسان اور زیادہ لوگوں تک پیغام رسانی کا ذریعہ ہوتی ہے، لہٰذا یہ SMS میڈیا کمپنی بڑی کمپنیوں سے اس کام کی ایک بڑی رقم اجرت کے لئے لیتی ہے، اور اس کے بعد عوام میں اپنے کلائنٹ بنا کر یہ معاملہ شروع کرتی ہے۔ اس معاملہ میں بطور رجسٹریشن بمبئی میں ۵۰۰ روپیہ اور دیگر شہروں میں ۶۵۰ روپیہ لیتی ہے۔ اور ایک ماہ بعد وہ ۵۰۰ روپیہ لوٹا دیتی ہے۔ اور یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ رجسٹریشن اس لئے ہے کہ قانوناً کوئی آدمی SMS بار بار کرے اور سامنے والا اس کی شکایت کردے کہ اس کے اس عمل سے مجھے تکلیف ہوتی ہے تو عدالتی کارروائی ہوسکتی ہے۔ اس جرم سے بچنے کے لئے یہ کمپنی گویا آپ سے رجسٹریشن کے ذریعہ اجازت حاصل کرکے آپ کو اشتہار کے SMS کرتی

ہے۔ یہ تین سال کا معاہدہ ہوتا ہے کہ تین سال تک آپ کو SMS آئیں گے۔ اب یہ ممبر اپنا وقت اس کو پڑھنے میں لگائے گا اور ذہنی طور پر کچھ الجھن ہوگی وغیرہ..اس کے بدلہ میں کمپنی جو ایک خطیر رقم ایڈوٹائز کے لئے وصول کر چکی ہے اس میں سے طے شدہ رقم مثلاً ۱۶/ ماہ میں تاریخ طے کر کے دس ہزار روپیہ نفع میں سے ممبران کو دے گی۔ اور باقی وہ سارا نفع اپنے پاس رکھے گی۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ شرکت جائز ہے؟ سود وغیرہ کی بات اس میں ہے تو نہیں؟ اور اس کام کے لئے ایجنٹ بن کر کمیشن کمانا کمپنی سے جائز ہے؟

(نوٹ: اس کمپنی کے طریقۂ کار کے متعلق پوری تفصیل بس یہی ہے)

جواب نمبر (۹۸)......اولاً بنیادی طور پر یہ سمجھ لیں کہ SMS میڈیا کمپنی اگر دوسری کمپنیوں سے ان کی چیزوں کے اشتہار کا جو معاملہ کرتی ہے، اگر وہ چیزیں جن کا اشتہار دیا جا رہا ہے جائز اور مباح چیزیں ہیں کہ شرعاً ان کے استعمال میں کوئی ممانعت نہیں، نیز اشتہار کے لئے SMS میڈیا کمپنی جو طریقۂ کار اختیار کر رہی ہے، وہ بھی شرعاً درست ہو، مثلاً اشتہار میں جاندار کی تصاویر یا کسی ایسی چیز کا استعمال جو شرعاً ممنوع ہو نہیں کرتی تب تو SMS میڈیا کمپنی کا یہ معاملہ درست ہے اور اس کے لئے اشتہار کے معاوضہ کے طور پر رقم لینا درست ہے، ورنہ خود اس کے لئے ہی یہ رقم درست نہ رہے گی۔ تا بدیگراں چہ رسد؟ پہلی صورت میں جو دلال اور ایجنٹ بن کر مالکین موبائل سے اجازت لینے کا کام کرتے ہیں، ان کے لئے بھی اپنی دلالی کی اجرت درست ہوگی، نیز موبائل کے مالکان جو اشتہار کے لئے اپنے موبائل کی اسکرین کو استعمال کرنے نیز ان کو پڑھنے کی زحمت (بقول سائل) گوارا کرتے ہیں ان کے لئے بھی مقررہ اصول اجارہ کے مطابق معاوضہ لینا درست ہوگا۔ البتہ جب انہوں نے یہ عقد کر لیا تو ان کے لئے ضروری ہے کہ اس نوع کے SMS کو پڑھنے سے پہلے محو نہ کریں۔

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب

تمت بالخیر

Pdf by: Shahid Jamal

شخصیات

وہ شخصیتیں جن کے فتاویٰ اِس کتاب میں درج ہیں (باعتبار حروفِ تہجی)

حضرت مفتی احمد خانپوری صاحب
حضرت مفتی اظفر اقبال کراچی صاحب
حضرت مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب
حضرت مفتی عمران میمن صاحب
مترجم: بندہ محمد اسماعیل برہانپوری

Pdf by: Shahid Jamal

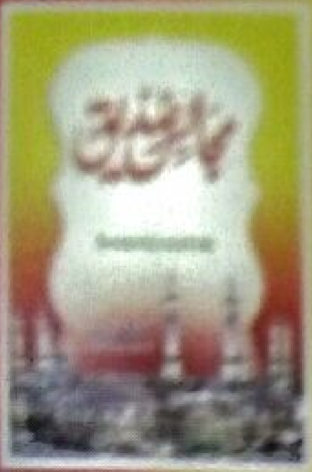

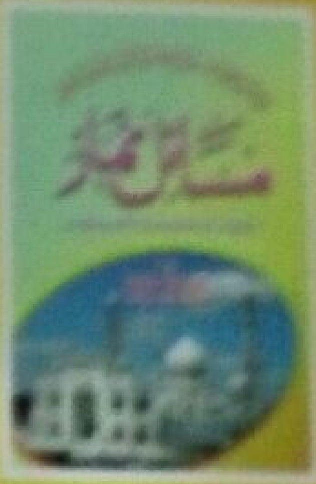

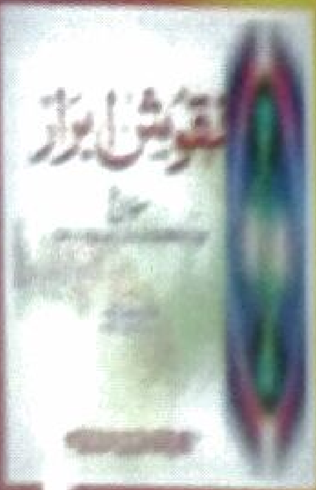

NAIMIA BOOK DEPOT
DEOBAND-247554 (U.P.) INDIA
Ph. [illegible]
e-mail : naimiabookdepot@yahoo.com

Rs. 70.00